

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



# قصص الانبیاء علیہم السلام حصہ چہارم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی  
مترجم، ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن

صدیقی ٹرسٹ

صدیقین اڈس انٹرنیشنل انشورنس ۲۵۸ گارڈن ایسٹ نزد مسجد چوک کراچی۔ ۷۴۸۰۰



صدیقی ٹرسٹ پوسٹ بزنس لاہور

## مقدمہ

تمام تعریف اللہ کیلئے اور سلام اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چنا ہے، اس کے بعد ان سطور کے لکھنے والا اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے تیس سال کی طویل مدت کے بعد اسے بچوں کیلئے نبیوں کے قصوں کی طرف متوجہ کیا۔ اس سلسلہ کا آغاز ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۲ء میں ہوا تھا اور اس کے تیسرے حصہ جو کہ سیدنا موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہے وہ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء کو مکمل ہوا، اس کے بعد مولف دیگر تصنیفی و تالیفی کاموں میں مشغول ہو گیا اور اسے طویل اور مسلسل سفر کرنے پڑے جنہوں نے اسے اس سلسلہ کی تکمیل سے ہٹائے رکھا جسے اللہ نے برصغیر ہند اور عرب ملکوں کے تعلیمی حلقوں، قومی اور سرکاری سکولوں میں بڑی قبولیت عطا فرمائی تھی، اس کے بیروت اور قاہرہ سے کئی ایڈیشن شائع ہوئے تقسیم و تربیت سے متعلقہ اصحاب اور اہل فکر نے سیدنا موسیٰ کے بعد باقی رہنے والے نبیوں کے ان قصوں کی تکمیل کیلئے اصرار کیا اور اس سلسلہ کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ پر مکمل کرنے پر زور دیا، وہی اس سلسلہ کی خوشبو اور مقصود و مطلوب ہے۔

انہی اصحاب علم اور اہل فکر نے مولف کے دوسرے کاموں کی نسبت اس کام کو سب سے بہتر اور لائق سمجھا تھا۔ مولف بعض اوقات

یہ سمجھتا تھا کہ بعدِ زمانہ کے باعث یہ کام اب اس کے لئے آسان نہیں رہا اور اس کے لئے بچوں کی سطح، ان کے اسلوب اور اس زبان پر جسے وہ سمجھ سکیں اتنا مشکل ہے لیکن اللہ نے اس کے لئے یہ مشکل آسان کر دی اور اس نے ۱۳۹۵ھ میں چوتھا حصہ پیش کر دیا جو تارین کے ہاتھ میں ہے، پھر اللہ نے اسے پانچواں حصہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو سیرت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہے، اس کے بعد انشاء اللہ عنقریب وہ جزو آٹے گا، اس خدا کا شکر ہے جس کی عزت و جلال سے ہی نیکیاں پایہ تکمیل کو پہنچتی ہیں اور درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں

ابوالحسن علی الندوی  
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ  
۱۶ اشوال ۱۳۹۶ھ

نوٹ

تارین حضرات اس کتاب کو پڑھتے ہوئے درج ذیل اشاروں کا خیال رکھیں۔ شد و الے حرفوں میں زبر شد کے اد پر ہوگی جیسے "قصۃ" کے کلمہ میں آپ حاد کے اد پر اسے دیکھ رہے ہیں اور زیر شد کے نیچے ہوگی جیسے آپ سید کے کلمہ میں دیکھ رہے ہیں اور پیش شد کے اد پر ہوگی جیسے "کل" کے کلمہ میں لام کے حرف میں دیکھتے ہیں۔ پورے جملہ میں دیکھیے۔

هَوَ كُلُّ مَا حَكَاهُ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ

(وہ وہی ہے جو اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے)

# سیدنا شعیب علیہ السلام کا قصہ

## گذشتہ قصوں پر ایک نظر

آپ نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا یوسف کا قصہ پڑھا، اور آپ نے سیدنا نوح، ہود اور صالح کا قصہ پڑھا، سیدنا موسیٰ کا قصہ آپ نے کسی قدر تفصیل اور تطویل سے پڑھا اور یہ سب کچھ آپ نے بڑے ذوق و شوق اور دلچسپی اور عظمت سے پڑھا آپ کے دلوں میں ان پیارے اور متاثر کرنے والے قصوں نے جگہ لے لی، اور آپ کے حافظہ نے انہیں یاد رکھا اور آپ کی زبانوں پر ان کا عام تذکرہ ہونے لگا اور لوگوں نے آپ کو اپنے چھوٹے بھائیوں سے یہ قصے بیان کرتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ اپنے ماں باپ سے اور بڑے بھائیوں کے سامنے ان کا بار بار تذکرہ کرتے ہیں، اور اس تذکرہ میں آپ کو لطف آتا ہے اور آپ مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔

## ۲- حق و باطل کے درمیان کشمکش کا قصہ

اور کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ مؤثر اور دلچسپ قصے ہیں، اور یہ حق و باطل، علم اور جہالت، نور اور ظلمت، انسانیت اور حیوانیت اور

یقین اور گمان اور اندازہ کے درمیان کشمکش کے قصے ہیں، پھر یہ باطل پر حق اللہ علم کی جہالت پر، اور کمزور کے طاقت ور پر، اور تھوڑے لوگوں کے زیادہ لوگوں پر غلبہ کے قصے ہیں یہ ایسے قصے ہیں جن میں علم و حکمت اور معظمت و نصیحت ہے۔ اور اللہ بزرگ و برتر نے سچ فرمایا۔

۱۰ ان (انبیاء و اہل ایمان سابقین) کے قصے میں سچے دار لوگوں کے لئے (بڑی) عبرت ہے، یہ قرآن (جس میں یہ قصے ہیں) کوئی تراشی ہوئی بات تو سے نہیں (کہ جس سے عبرت نہ ہوتی) بلکہ اس سے پہلے جو (آسمانی) کتابیں ہو چکی ہیں یہ ان کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اور ہر (ضروری) بات کی تفصیل کرنے والا ہے اور ایمان والوں کیلئے ذریعہ ہدایت و رحمت ہے۔

(سورہ یوسف: ۱۱۱)

### ۳۔ اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیب

اور نبیوں کے قصوں میں سے جو ہم نے آپ کو بتائے ہیں وہ سب کے سب جو قرآن میں ہیں بیان نہیں کیے بلکہ قرآن میں ان کے علاوہ اور بھی قصے ہیں۔ ان میں اللہ کے نبی شعیب کا قصہ ہے جنہیں اللہ نے مدین اور اصحاب الایمہ کی طرف بھیجا، اور وہ کاروباری لوگ تھے اور وہ ساحل بحر احمر پر یمن اور شام کے درمیان بڑی تجارتی شاہراہ پر تھے۔ وہ اللہ سے بغیروں کو شریک ٹھہراتے جیسا کہ ہر زمانے میں نبیوں کی امتوں نے کیا بلکہ انہوں نے فرید اس پر یہ کیا کہ ترازو اور وزن کم تولتے اور وزن میں ڈنڈی مارتے اور قافلوں کے سامنے آجاتے، انہیں دھمکیاں دیتے اور

ڈراتے اور زمین میں ان امیروں اور طاقتوروں کی طرح فساد پھیلاتے جو حساب کتاب سے نہیں ڈرتے اور نہ انہیں عذاب کا خوف ہوتا ہے اللہ نے ان کی طرف اپنے رسول شعیب کو بھیجا، وہ انہیں دعوت دیتے اور انہیں انجام سے ڈراتے تھے اور ان سے یہ کہتے تھے "اے میری قوم! تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (یعنی کے قابل نہیں) اور تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو (کیونکہ) میں تمہیں فراغت کی حالت میں دیکھتا ہوں، اور مجھ کو تم پر اذیت ہے ایسے دن کے عذاب کا جو الزاع مصائب کا جامع ہوگا۔ اور اے میری قوم! تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا ان چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور (شُرک اور نقص حقوق کر کے) زمین میں فساد کرتے ہوئے حد (توحید و عدل) سے مت نکلو" (سورہ ہود: ۸۴، ۸۵)

## ۳۔ شعیب علیہ السلام کی دعوت

ان سے مفصل بات کرتے، اور ان میں مال کی محبت اور زیادتی کی جو پھانس تھی اسے حل کرتے اور فرماتے "لوگوں کا مال ظلم اور خیانت سے لینے سے بہتر وہ نفع ہے جو تمہیں صحیح ترازو اور تول سے حاصل ہوگا۔ اور جب تم اپنی اور ان لوگوں کی زندگی پر غور کرو گے۔ جنہوں نے مال جمع کیا تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جو انہوں نے کمایا ہے وہ ڈنڈی مار کر، اور کم تول کر اور خیانت سے کمایا ہے اور اس کا انجام بھی نقصان ہے۔ یا بگاڑ اور مصیبت ہے، یا چیرا لیا جائے گا یا لوٹ لیا جائے گا یا وہاں خرینچ کیا جائے گا جہاں اللہ راضی نہ ہو یا اس مال پر ایسا شخص مسلط کر دیا جائے گا جو اس سے کیلے

کا اور اسے ضائع کر دے گا، اور وہ تصورِ اِمال جو نفع دے اس سے کہیں بہتر ہے جو نفع نہ دے۔ ” آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ ناپاک کی کثرت آپ کو تعجب میں ڈال دے۔“

اور میری نصیحت تمہارے لئے خالص اور مخلصانہ ہے، اور تمہارا اللہ ہی تمہارا نگران ہے اور وہ ان سے نرمی، حکمت علم اور بصیرت سے کہتا ہے: ” اللہ کا دیا جو کچھ مال (حلال مال) بچ جائے وہ تمہارے لئے (اس حرام کی کمائی) بدرجہا بہتر ہے اگر تم کو یقین آ دے (تو مان لو) اور میں تمہارا پیہرہ دینے والا تو ہوں نہیں۔“ (ہود : ۸۶)

## ۵۔ نہایت مہربان والد اور حکمت والے معلم

اور طرح طرح سے ان سے بات کرتے اور مختلف انداز سے انہیں مہربان والد اور حکمت والے معلم کی طرح نصیحت کرتے اور کہتے، آسے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری کیا کرو، اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لئے ہے اگر تم تصدیق کرو، اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھکیلا دو، اور اللہ کی راہ سے روکو، اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو، اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم کم تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ کر دیا اور دیکھو

کہ کیسا انجام ہوا فساد کمر نے والوں کا" (الاعراف: ۸۵-۸۶)

## ۶۔ ان کی قوم کا جواب

اس دعوت کی تفسیر میں ان کے ذہین لوگوں نے باریک بینی سے کام لیا، اور انہوں نے بڑے متکبرانہ انداز میں کہا جیسے انہوں نے کوئی راز ڈھونڈ لیا ہو یا کوئی عقدہ حل کیا ہو۔

"وہ لوگ (یہ تمام نصاب سن کر) کہنے لگے کہ اے شعیب! کیا تمہارا (مصنوعی اور وہی) تقدس تم کو (ایسی ایسی باتوں کی) تعلیم کر رہا ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں کہ ہم اپنے مال میں جو چاہیں تصرف کریں، واقعی آپ ہیں بڑے عقلمند دین پر چلنے والے" (حجرات: ۸۷)

## ۷۔ شعیب اپنی دعوت کی تشریح کرتے ہیں

شعیب نے ان سے ہر بانی کا سلوک کیا، ان پر سختی کی اور نہ غصہ ہوئے، اور انہیں سمجھایا کہ اس دعوت اور نصیحت پر وہ جو ان میں بڑے اخلاق تھے اور ظالمانہ روش تھی اس پر ایک طویل خاموشی کے بعد اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنے کے بعد اس لئے آئے ہیں کہ انہیں اللہ نے اخیر میں نبوت اور وحی سے نوازا اور ان کا سینہ اس لئے کھول دیا اور اپنے ہاں سے انہیں روشنی عطا فرمائی اور انہیں کسی قسم کا حسد نہیں آتا اس لئے کہ اللہ نے انہیں غنی بنایا ہے اور حلال رزق عطا کیا ہے، اور وہ اس



و جو سے خوش نصیب ہیں مطمئن اور فارغ البال ہیں اور زبان اور دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی نہیں ایسے کام سے روک رہے ہیں جو خود کرتے ہوں اور ایسی چیز سے منع کرتے ہوں اور خود اس سے منع نہ ہوتے ہوں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہوں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہوں اور نہ ان لوگوں میں سے ہیں جو کہتے تو ہوں مگر عمل نہ کرتے ہوں اور نہ صرف ان کی اصلاح اور سعادت مندی چاہتے ہیں جو ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے، بے شک تمام فضل اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے اور اسی پر ان (شعیب) کا اعتماد ہے۔

”شعیب نے فرمایا کہ اے میری قوم بھلا یہ تو بھلاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی جانب سے دلیل پر (قائم) ہوں اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے ایک عمدہ دولت (بنت) دی ہو تو پھر کیسے تبلیغ نہ کروں اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارے برخلاف ان کاموں کو کروں جن سے تم کو منع کرتا ہوں، میں تو اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک میرے امکان میں ہے اور مجھ کو جو کچھ (عمل و اصلاح کی) توفیق ہو جاتی ہے صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے، اس پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف (تمام امور میں) میں رجوع کرتا ہوں۔ (ہود: ۸۸)

## ۸۔ ہمیں تمہاری اکثر باتوں کی سمجھ نہیں آتی

شعیب نے جو چاہا قوم نے تجاہل کیا، جیسے وہ ان سے کسی غیر زبان میں بات کر رہے ہوں، حالانکہ وہ اسی شہر کے رہنے والے اور قوم کے بھائی تھے یا پھر ان کی بات صاف تھی اور نہ واضح، حالانکہ وہ کلام کے لحاظ سے ان میں سب

سے زیادہ فیصیح و بلیغ تھے اور لوگ اسی طرح کہتے ہیں جب ان پر نصیحت گروں گزرے اور کام دشوار اور محنت ہو۔

## ۹ شعیب کا قوم سے تعجب

اور قوم کے لوگوں نے ان کے اکیلے ہونے اور کمزور ہونے کا تجزیہ کر لیا اور اگر وہ (شعیب) ان کے رشتہ دار اور قبیلے سے نہ ہوتے تو انہیں سنگسار کر دیتے اور ان سے چھٹکارا حاصل کر لیتے، شعیب کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور انہیں تعجب ہوا کہ کہاں ان کا وہ قبیلہ جو بیماریوں، ہلاکت، کمزوری اور عاجزی کا نشانہ ہے اور وہ اللہ جو غالب، قدرت والا، طاقتور اور زبردست ہے۔

انہوں نے کہا کہ اے شعیب! بہت سی باتیں تمہاری کہی ہوئی ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، اور ہم تم کو اپنے (مجمع) میں کمزور دیکھ رہے ہیں اور اگر تمہارے خاندان کا (کہ ہمارے مذہب میں ہم کو) پاس نہ ہوتا تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور ہماری نظر میں تو تمہاری تو کچھ تو قیر ہی نہیں، شعیب نے جواب میں فرمایا کہ اے میری قوم کیا میرے خاندان تمہارے نزدیک (نعمۃ باللہ) اللہ سے بھی زیادہ یا تو قیر ہے اور اس کو (اللہ کو) تم نے پس پشت ڈال دیا، یقیناً میرا رب تمہارے سب امثال کو اپنے علم میں احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(ہود: ۹۲)

## ۱۰۔ آخری تیر

اور جب ان کی دلیل ختم ہو گئی تو انہوں نے آخری تیر چھوڑا جیسے ہر امت کے متکبروں نے اپنے نبی اور اس کے پیروؤں کیلئے چھوڑا،  
 ”ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ“ (الاعراف: ۸۸)

## ۱۱۔ دلیل قاطع

پس ان کا جواب ایسے شخص کا جواب تھا جسے اپنے دین پر فخر ہو، اور وہ اپنے ضمیر اور عقیدے میں غیور ہوں،  
 شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جاویں گے گو ہم اس کو (بدلیل و بصیرت) مکر وہ سمجھتے ہیں۔ ہم تو اللہ پر بڑی تہمت لگانے والے ہو جاویں (اگر خدا نہ کرے) ہم تمہارے مذہب میں آ جاویں (خصوصاً) بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی ہو، اور ہم سے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آ جاویں لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے (ہمارے) مقدر (میں) کیا ہو، ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری (اس) قوم کے درمیان میں فیصلہ کر دیجئے حق کے موافق، اور آپ

سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ (الاعراف ۸۸ - ۸۹)

## ۱۲۔ بلکہ انہوں نے پہلوں کی طرح کہا

پس اس بات نے انہیں کوئی نفع نہ دیا، بلکہ انہوں نے پیلے جیسے لوگوں کی طرح بات کی "وہ لوگ کہنے لگے کہ بس تم پر تو کسی نے بھاری جادو کر دیا ہے اور تم تو محض ہماری طرح (کے) ایک (معمولی) آدمی ہو اور ہم تو تم کو جھوٹے لوگوں سے خیال کرتے ہیں۔ سو اگر تم سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو؟ (الشعراء ۱۸۵ - ۱۸۷)

## ۱۳۔ اس امت کا انجام جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا۔

ہر امت جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کی (اس کا) انجام ایک ہی تھا "ان کو زلزلوں نے آگیرا، سوا اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہو گئی جیسے ان کے گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہی خسارہ میں پڑ گئے۔ (الاعراف ۹۱ - ۹۲)

## ۱۴۔ پیغام پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی

دوسرے نبیوں کی طرح شعیب نے بھی اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی، اور دین قائم کر دی "اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرما نے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دئے تھے اور میں نے

تمہاری خیر خواہی کی، پھر میں ان کانفر لوگوں پر کیوں رنج کروں؟

(الاعراف: ۹۳)

## داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ

قرآن نے بیٹے ہوئے دنوں (ایام اللہ) کے ذکر پر ہی اکتفا نہیں کیا اور نہ اس پر اکتفا کیا جو نبیوں اور رسولوں کو اپنی اپنی امتوں کی طرف سے جھٹلائے جانے، مذاق کیے جانے، توہین کئے جانے اور ٹھکرا دئے جانے کی صورت میں تکلیفیں پیش آئیں یا ان امتوں پر رسولوں کو جھٹلانے اور ان کا مذاق اڑانے، ان کے لئے سازشیں کرنے اور قتل کے ارادے کرنے کے سبب عذاب، ہلاکت اور تباہی آئی جیسا کہ نبیوں کے قصوں میں گزر چکا ہے

## ۱: قرآن اللہ کی نعمتوں کی بات کرتا ہے

بلکہ قرآن پاک نے اللہ کی نعمتوں کا بھی ذکر کیا ہے، کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے ان بہت سی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے اللہ نے بہت سے نبیوں کو نوازا، ان میں داؤد اور سلیمان، ایوب اور یونس اور زکریا اور یحییٰ ہیں، جہاں تک داؤد اور سلیمان کا تعلق ہے، اللہ نے انہیں زمین میں اقتدار دیا اور ان کی بادشاہی کو وسعت دی، اور ان کا علم بڑھایا اور ان دونوں کو وہ کچھ سکھایا جس سے لوگ جاہل تھے، طاقتوروں اور سرکشوں کو ان کے

تابع کر دیا اور حیوانات اور جہادات کو ان کا مطیع کر دیا۔

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو (شریعت اور ملک داری کا) علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے (اپنے شکر کیلئے) کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی۔ اور داؤد کی وفات کے بعد) کے قائم مقام سلیمان ہوئے، اور انہوں نے (انہماؤ شکر کیلئے) کہا کہ اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی (سمجھنے، کی تعلیم دی گئی ہے اور ہم کو (سامان سلطنت کے متعلق) ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں واقعی یہ (اللہ تعالیٰ) کا صاف فضل ہے" (انجیل: ۱۶)

## ۲۔ داؤد پر اللہ کا انعام

جہاں تک داؤد کا تعلق ہے پس اللہ نے پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے تابع کر دیا، وہ تسبیح اور دعائیں ان کے ساتھ ہوتے، اللہ نے انہیں زندہ (شیلڈ) کی صنعت سکھائی اور ان کیلئے لوہا نرم کر دیا " اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ اسے پہاڑو! داؤد کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور اسی طرح پرندوں کو بھی حکم دیا اور ہم نے ان کے واسطے لوہے کو (مثل موم) نرم کر دیا۔ (اور یہ حکم دیا) کہ تم پوری زمین بناؤ اور (کٹیوں کے) جوڑنے میں انداز رکھو اور تم سب نیک کام کیا کرو۔ میں تمہارے سب کے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ (سبا: ۱۰ - ۱۱)

اللہ کا ارشاد ہے "اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو کہ (ان کی تسبیح کے ساتھ) وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو بھی اور

کرنے والے ہم تھے۔ اور ہم نے ان کو زرہ (بنانے) کی صنعت تم لوگوں کے (نفع کے) واسطے سکھلائی تاکہ وہ (زرہ) تم کو لڑائی (میں) ایک دوسرے کی زد سے بچائے سو تم شکر کرو گے بھی (یا نہیں)

(الانبیاء: ۷۹-۸۰)

## ۳۔ اس کی نعمت پر ان کا شکر

داؤد اس وسیع بادشاہی اور زبردست اقتدار کے باوجود بڑی عاجزی و خشوع والے، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے، ہمیشہ ذکر کرتے والے، امیسی اور طویل تسبیح اور دعا کرنے والے، عادل و منصف حاکم تھے۔ وہ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرتے اور کسی کی رورعایت نہ کرتے اللہ کا ارشاد ہے "اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کر دگے تو) وہ خدا کے رستہ سے تم کو بھٹکا دے گی، جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے وہ روز حساب کو بھولے رہے۔" (ص: ۲۶)

## ۴۔ سلیمان پر اللہ کی نعمت

جہاں تک سلیمان کا تعلق ہے اللہ نے ہوائیں ان کے تابع کر رکھی تھیں ان کے حکم سے چلتی پھیری اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھالے

جاتی تھیں، وہ اس جگہ نہایت جلد اور نہایت کم دقت میں پہنچ جاتے تھے اور طاقتوروں اور ماہر جتوں اور سرکش شیطانوں کو ان کے تابع کر دیتا تھا، وہ ان کے حکم نافذ کرتے اور ان کے تعمیری منصوبوں کو پورا کیا کرتے۔

۱۱ اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کا زور کی ہوا کو تابع بنا دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی ہے (مرا ملک شام ہے) اور ہم ہر چیز کو جانتے ہیں اور بعضے بعضے شیطان ایسے تھے کہ سلیمان کیلئے (دیباؤں میں) غوطہ لگاتے تھے (تاکہ موتی نکال دیں) اور وہ کام بھی اس کے علاوہ کیا کرتے تھے اور ان کے سنبھالنے والے ہم تھے" (الانبیاء: ۸۱-۸۲)

۱۲ اور سلیمان علیہ السلام کیلئے ہوا کو مستتر کر دیا کہ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جتوں میں بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے اور ان میں جو شخص ہمارے (اس) حکم سے سرتابی کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھا دیں گے۔ وہ جن ان کے لئے وہ چیزیں بناتے جو ان کو (بنوانا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں اور مورتیں اور گن (ایسے بڑے) جیسے توغن اور (بڑی بڑی) دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں، اسے داؤد کے خاندان والو! تم شکریہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں شکریہ گزار کم ہی ہوتے ہیں۔"

(سبا: ۱۲-۱۳)

## ۵۔ دقیق سمجھ اور گہرا علم

اس کیس میں جو ان کے والد صاحب کے سامنے پیش ہوا، ان کی



ذہانت اور صحیح فیصلہ پر ان کی قدرت ظاہر ہوئی، ایک قوم و جماعت کا انگوروں کا باغ تھا، جس میں انگوروں کے کچھے نکل آئے تھے، ایک روزی قوم کی بھیڑ بکریاں اس میں آ داخل ہوئیں اور اسے تباہ کر دیا، داؤد نے باغ والے کو بکریاں دینے کا فیصلہ کیا، سلیمان نے عرض کیا "اے اللہ کے نبی! اس کا فیصلہ دوسری طرح بھی ہو سکتا ہے، انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ باغ بکریوں والے کے سپرد کر دیا جائے اور وہ اس کی دیکھ بھال کرے یہاں تک کہ وہ اسی طرح ہو جائے جیسے پہلے تھا، اور بکریاں باغ والے کے سپرد کر دی جائیں تاکہ وہ ان سے نفع حاصل کرے یہاں تک کہ باغ اپنی اسی حالت پر آجائے، (اس وقت، باغ اس کے اصلی مالک کے حوالے کر دیا جائے اور بھیڑ بکریاں اس کے اصلی مالک کو۔ اللہ نے انہیں باریک اور دقیق اور گہرے علم سے خاص کیا تھا، اللہ نے فرمایا

"اور داؤد اور سلیمان کے قصہ کا تذکرہ کیجئے جب کہ دونوں کسی کھیت کے بارے میں مشورہ کرنے لگے جبکہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا پڑیں اور اس کو چر گئیں، اور ہم اس فیصلہ کو جو لوگوں کے سامنے ہوا تھا دیکھ رہے تھے۔ سو ہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمان کو دی اور یوں ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا فرمایا" (الانبیاء، ۸۹)

#### ۶۔ سلیمان پرندوں اور حیوانوں کو بول جانتے تھے

قرآن نے ایک حکمت والا اور دلچسپ قصہ بیان کیا ہے، جس سے حکمت چلانے اور دبدب میں سلیمان کی بیدار مغزئی ظاہر ہوتی ہے اللہ نے ان کے لئے دین و دنیا کی سعادت، ملک میں بادشاہی اور اقتدار اور

دین میں نبوت اور رسالت کیسے جمع کی؟ وہ پرندوں اور حیوانوں کی بولی جانتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے پرندوں اور انسانوں کے لشکر جمع کیے، اور عظمت کے ساتھ سواد ہوئے، اور وہ کامل نظام پر تھے، اور وہ اپنے اپنے سربراہوں کی قیادت میں تھے، سلیمان کا چیونٹیوں کی وادی سے گزر ہوا، ایک چیونٹی کو اپنے قبیلہ کا خوف ہوا کہ کہیں گھوڑے اپنے سموں سے انہیں روند نہ ڈالیں اور سلیمان اور اس کے لشکر کو پتہ بھی نہ چلے، اس چیونٹی نے انہیں اپنے بلوں میں داخل ہو جانے کو کہا، سلیمان یہ سمجھ گئے، وہ اترائے نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے، بلکہ اس بات نے انہیں اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی نعمت کے شکر پر اور نیک عمل کی توفیق کی دعا کی اور اللہ کے نیک بندوں میں داخل ہونے پر آمادہ کیا۔

## ۷۔ ہد ہد کا قصہ

اور ہد ہد ان کی رہنما اور جاسوس تھی، وہ پانی کی جگہوں اور لشکر کی منزلوں کی طرف رہنمائی کرتی تھی سلیمان نے اسے نہ پایا تو انہیں ناگوار ہوا اور اُسے ڈانٹ پلائی، تھوڑی دیر غائب رہنے کے بعد حاضر ہو گئی، اس نے سلیمان سے کہا: مجھے وہ چیز معلوم ہوئی جس کا آپ کو پتہ ہے نہ آپ کے لشکر کو اور ملکہ سبا اور اس کی بیٹی خبر لے کر آئی ہوں ان کی عادل بادشاہی اور وسیع حکومت ہے میں نے انہیں اس عقل و ذہن اور بادشاہی و سرپرستی و حکومت میں جاہل پایا ہے وہ لوگ اللہ کے سوا سورتج کو سجدہ کرتے تھے

اور یہ نہیں سمجھتے تھے اور ایک اللہ کی طرف ہدایت نہیں پاتے تھے۔

## ۸۔ سلیمان ملکہ سبا کو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں

اللہ کے نبی کو یہ بات ناگوار گزری کہ ان کی مملکت کے پڑوس میں ایک ملک ہو اور ایک ایسی اُمت ہو جسے وہ جانتے نہیں اور نہ اسے ان کی دعوت پہنچی، اور وہ برابر سورج کی پرستش کرتی ہے ان میں دینی اور نبوی غیرت و حمیت نے جوش مارا اور انہوں نے اس کی ملکہ اور مشرک حاکمہ کی طرف لکھنا مناسب و درست سمجھا تاکہ اسے اسلام اور اطاعت و تسلیم کی طرف بلائیں، قبل اس کہ اس کے ملک پر اپنے زبردست لشکروں سے چڑھائی کریں انہوں نے اس کی طرف ایک بلیغ خط لکھا جس میں اسے اسلام و اطاعت کی طرف دعوت دی، غلطی میں رقت و نرمی بھی تھی اور مضبوطی بھی، انبیاء کی تو اضع بھی تھی اور بادشاہوں کی غیرت بھی۔

## ۹۔ ملکہ کا ارکان حکومت سے مشورہ

سلیمان ان دونوں کے جامع تھے، اور وہ عورت جو اس ملک پر حکومت کرتی تھی، سمجھ دار تھی وہ فیصلہ میں عہدی کرنے والی نہ تھی، اس کے پاس بادشاہوں کی سیرت اور فاتحین کے وسیع تجربے تھے۔ صرف اس کی عقل نے اس کے ساتھ اللہ کی پہچان اور اس کی عبادت میں خیانت کی نہ اسے بادشاہوں کی غیرت آئی اور نہ اپنی رائے پر ڈٹی رہی اس نے اپنی

حکومت کے ارکان کو اس خط کی اطلاع دی جو عام خطوط کی طرح نہ تھا یہ اپنے وقت کے سب سے بڑے بادشاہ اور اللہ کی طرف بلانے والے نبی کی طرف سے تھا۔ جب حکومت کے ارکان نے اسے خوش کرنے اور چاہوسی کی عرض سے اپنی قوت اور لشکروں کی کثرت کے ہمارے میں دلائل دینے شروع کیے جیسا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے درباریوں کی ہر زمانہ اور ہر جگہ عادت رہی ہے، اس نے ان کی بات مانی اور نہ ان سے موافقت کی بلکہ برے انجام سے ڈرایا اور انہیں مفتوح قوموں میں فاتحوں کی سیرت یاد دلائی اور شکست کے بعد ان کا انجام اور ٹھکانا بتایا اور اس نے کہا یہ ہماری قوم اور ملک کی حالت ہوگی اور ان سے کہا "بیشک میں آزمائش کی خاطر سلیمان کی طرف ہدیے وغیرہ بھیجتی ہوں، اگر وہ ہدیے قبول کر لے تو بادشاہ سے اس سے لڑنا اور اگر اس نے قبول نہ کیا تو وہ بنی ہے اس کی پیروی کرنا۔"

## ۱۰۔ تحفہ (اپنے مقصد کے حصول کیلئے)

اور ملکہ سبا نے ان کی طرف شاہوں کے شایان شان ایک بڑا ہدیہ بھیجا، جب وہ سلیمان کو ملا تو انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور کوئی توجہ نہ دی، اور اس سے مستغنی ہو گئے اور کہا "کیا تم مال کے ذریعے مجھے خریدنا چاہتے ہو کہ میں تمہیں تمہارے شرک اور بادشاہی پر چھوڑ دوں گا؟ اور وہ ذات جس نے مجھے بادشاہی، مال و لشکر عطا کئے ہیں وہ تمہاری ان چیزوں سے کہیں بہتر ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے مذاق نہیں، اور معاملہ اور مسئلہ دعوت

دعاغت کا ہے امان و دولت کی برابری کا نہیں اور انہیں اپنے قصد و ارادہ اور ان کی بادشاہی پر چڑھائی کی دھمکی دی۔

## ۱۱۔ ملکہ فرمانبردار ہو کر آتی ہے

پس جب یہ وفد ملکہ سببا کے پاس واپس پہنچا اور اسے سارا قصہ بتایا، اس نے اور اس کی قوم نے سنتے ہی اطاعت کی اور اپنے لشکروں سمیت اطاعت کرتے ہوئے آگے بڑھی (آئی)، اور جب سلیمان علیہ السلام کو ان کے آنے کی بات پوری طرح معلوم ہوئی تو وہ اس پر خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا، اور چاہا کہ اسے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی (معجزہ) دکھائیں تاکہ یہ سلیمان پر اللہ کی قدرت اور نعمتوں کی واضح دلیل ہو، انہوں نے اس کا وہ عرش جسے اس نے نہایت امانت دار اور طاقتور آدمیوں کے سپرد کر رکھا تھا حاضر کرنے کا ارادہ کیا، اور اپنے سرداروں سے طلب کیا کہ ان کے بڑے لشکر کی آمد سے پہلے پہلے وہ اس کا عرش ان کے پاس لے آئیں اور سلیمان نے جیسا ارادہ کیا تھا چھوڑے ہی دقت میں ویسا ہی ہوا اور یہ معجزہ تھا اور سلیمان نے اس عرش کو کسی قدر بدینے کا حکم دیا اور اس کی کچھ صفات بدل دی گئیں اور اس کا مقصد اس عرش کو دیکھنے پر اس کے علم و معرفت کا امتحان تھا کہ اگر اسے اس پر کوئی مغالطہ ہو تو یہ اس کی اس سے زیادہ دقیق اور دور رس معالوں میں کوتاہ نظری کی دلیل ہوگی۔

## ۱۲۔ شیشے کا ایک بڑا محل

اور سلیمان نے جنوں اور انسانوں میں سے جو معمار تھے انہیں شیشے کا ایک عظیم الشان محل تعمیر کرنے کا حکم دیا انہوں نے بنا دیا اور اس کے نیچے پانی چلا دیا جسے اس بات کا علم نہ ہوتا وہ اسے پانی سمجھتا تھا لیکن شیشہ چلنے والے اور پانی کے درمیان حائل ہو جاتا تھا اور پکی بات تھی کہ ملکہ کو اس سے پانی کا وہم ہوگا اور وہ پانچے چڑھائے گی اور وہیں غلطی ظاہر ہو جائے گی، اور اس کی کوتاہ نظری جان لی جائے گی اور مظاہر سے اس کے دھوکا کھا جانے کا بھی پتہ چلے گا، وہ اور اس کی قوم سورج کو سجدہ کرتے تھے اس لئے کہ وہ روشنی اور زندگی کا سب سے بڑا مظہر ہے اور جو کہ اللہ کی صفات میں سے ہے، اور وہیں اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹنے لگا اور اسے معصوم ہو جائے گا کہ جس طرح اس نے شیشہ کے معاملے میں اسے پانی سمجھ کر اپنے پانچے چڑھالینے میں غلطی کی اسی طرح اس نے سورج کو خالق بنانے اور سجدہ کرنے اور عبادت کرنے میں بھی غلطی کی ہے اور یہ چیز سو تقریروں اور ہزار دلیلوں سے زیادہ بلیغ ہے

### ۱۳۔ اور میں سلیمان کے ساتھ رب العالمین کیلئے اسلام لائی

اور ہوا بھی یہی کہ وہ اپنی عقل و ذہانت اور فہم کے باوجود اس بڑی غلطی کا شکار ہو گئی اور اس نے شیشہ کو چلتا ہوا اور موجیں مارتا ہوا پانی سمجھا

اور اس سے گزرنے کا ارادہ کیا، وہیں اللہ کے نبی سلیمان نے اسے اس کی غلطی سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ ایک محل ہے جو شیٹشوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کی آنکھ سے پردہ ہٹا اور منظر کی ظاہر پر قیاس کرنے اور سونج کی عبادت اور اس کو سجدہ کرنے میں اپنی جہالت کا علم ہوا اور یکارا ٹھی۔

اے میرے رب! میں نے (اب تک) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا (کہ شرک میں مبتلا تھی) اور میں اب سلیمان کے ساتھ (یعنی ان کے طریقہ پر ہو کر) ربِّ العالمین پر ایمان لائی۔ (نہس: ۲۲)

## ۱۲۔ قرآن سلیمان کا قصہ بیان کرتا ہے

یہ دلچسپ اور عمدہ قصہ قرآن میں پڑھیے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اور (ایک بار یہ قصہ ہوا) سلیمانؑ نے پرندوں کی حاضری لی تو ہڈ ہڈ کو نہ دیکھا، فرمانے لگے کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ہڈ ہڈ کو نہیں دیکھا، کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں اس کو (غیر حاضری پر) سخت مزادوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا، یا وہ کوئی صاف حجت (اور عند غیر حاضری کا) میرے سامنے پیش کرے۔ سو حقوڑی سی دیر میں آگیا اور سلیمان، کہنے لگا کہ میں ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں ہوئی اور (اجمالی بیان اس کا یہ ہے) میں آپ کے پاس قبیلہ سبا کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں، میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ ان لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اس کو سلطنت کے لوازم میں سے) ہر قسم کا سامان میسر ہے اور اس کے پاس ایک بڑا (اور قیمتی) تخت ہے۔ میں نے اس کو اور اس (عورت)

کی قوم کو دیکھا کہ وہ خدا (کی عبادت) کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے لان، اعمال (کفریہ) کو ان کی نظر میں مرغوب کر رکھا ہے اور ان کو راہِ (حق) سے روک رکھا ہے سو وہ راہِ (حق) پہ نہیں چلتے۔ کہ اس خدا کو سجدہ نہیں کرتے جو (ایسا ہے کہ) آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو (جن میں بارش اور نباتات بھی ہے) باہر لاتا ہے اور (ایسا عالم ہے کہ) تم لوگ جو کچھ (دل میں پوشیدہ رکھتے ہو اور جو کچھ زبان وغیرہ سے) ظاہر کرتے ہو اسب کچھ جانتا ہے۔ (پس) اللہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ سلیمان نے یہ سن کر ہنسا یا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے (اچھا) میرا یہ خط لے جا اور اس کو اس کے پاس ڈال دینا پھر (ذرا) وہاں سے) ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ آپس میں کیا سوال و جواب کرتے ہیں: بلیقیس نے (پڑھ کر اپنے سرداروں سے مشورہ کیلئے) کہا کہ اے اہل دربار! میرے پاس ایک خط (جس کا مضمون نہایت) با وقوت (ہے) ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اور اس میں یہ مضمون ہے (اولیٰ) بسم اللہ الرحمن الرحیم (اور اس کے بعد یہ کہ) تم لوگ (یعنی بلیقیس اور سب اعیانِ سلطنت جن کے ساتھ عوام بھی وابستہ ہیں) میرے مقابلہ میں تکبر مت کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر چلے آؤ۔ بلیقیس نے کہا کہ اے اہل دربار! تم مجھ کو اس معاملے میں رائے دو کہ مجھ کو سلیمان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے اور) جس کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک کہ تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے: ہم بڑے طاقتور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آئندہ) اختیار تم کو ہے، سو تم ہی (مصلحت) دیکھ لو۔ جو کچھ (بجوز کر کے) حکم دینا ہو وہ بلیقیس کہنے لگی کہ والیانِ ملک کا قاعدہ ہے کہ جب کسی



بستی میں مخلصانہ طور پر داخل ہوتے ہیں تو اس کو تہہ وبالا کر دیتے ہیں اور اس کے رہنے والوں میں جو عزت دار ہیں ان کو (ان کا زور گھٹانے کیلئے) ذلیل کیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔ اور میں ان لوگوں کے پاس کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھوں گی کہ فرستادے (وہاں سے) کیا (جواب) لے کر آتے ہیں۔ سو جب وہ فرستادہ سلیمان کے پاس پہنچا (اور تحفے پیش کئے تو سلیمان نے) فرمایا کیا تم لوگ (یعنی بلیقیس وغیرہ) مال سے میری امداد کرتے ہو۔ سو (تجھ رکھو کہ) اللہ نے جو مجھ کو دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دے رکھا ہے ہاں تم ہی اس ہدیے پر اترتے ہو (سو یہ تحفے ہم نہ لیں گے)۔ تم (ان کو لے کر) ان لوگوں کے پاس لوٹ جاؤ سو ہم ان پر ایسی فوجیں بھیجتے ہیں کہ ان لوگوں سے ان کا ذرا مقابلہ نہ ہو سکے گا۔ ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے۔ اور وہ (ہمیشہ کے لئے) ماتحت ہو جائیں گے۔ سلیمان کو وحی سے یا اور کسی پرندہ وغیرہ کے ذریعے سے اس کا چنا معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اے اہل دربار تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (بلیقیس) کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آئیں حاضر کر دیں ایک قوی سیکل جن نے عرض کیا میں اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنے اجلاس سے اٹھیں اور میں طاقت رکھتا ہوں، امانت دار بھی ہوں۔ جس کے پاس کتاب کا علم تھا (غرض) اس (علم والے) نے (اس جن سے کہا کہ) میں اس کو تیرے سامنے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لاکر کھڑا کر سکتا ہوں۔ جب سلیمان نے اس کو دربر رکھا دیکھا تو (خوش ہو کر) شک کے طور پر (کہنے لگے کہ یہ کبھی میرے پروردگار کا ایک فضل ہے تاکہ وہ

میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا (خدا بخواتمہ) ناشکری کرتا ہوں اور (ملاحظہ رہے کہ) جو شخص شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کیلئے شکر کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع نہیں) اور (اسی طرح) جو ناشکری کرتا ہے میرا رب معنی ہے کہ یہ ہے۔ (اس کے بعد) سلیمان نے (بلیقہ کی عقل آزمائش کے لئے) حکم دیا کہ اس کے تخت کی صورت بدل دو، ہم دیکھیں گے کہ اس کو پتہ لگتا ہے یا اس کا انہی میں شمار ہے۔ جن کو (ایسی باتوں کا) پتہ نہیں لگتا۔ سو جب بلیقہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ ہاں ہے تو ایسا ہی اور (یہ بھی کہا گیا کہ) ہم لوگوں کو اس واقعہ سے پہلے ہی (آپ کی نبوت کی) تحقیق ہو چکی ہے اور ہم (اسی وقت سے دل سے) مطہر ہو چکے ہیں اور اس کو (ایمان لانے سے) غیر اللہ کی عبادت نے (جس کی اس کو عادت تھی) روک رکھا تھا (اور وہ عادت اس لئے پڑ گئی تھی) وہ کافر قوم میں سے تھی۔ بلیقہ سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو (وہ عین راہ میں خوف آیا) تو جب اس کا صحن دیکھا تو اس کو یانی (سے بھرا ہوا) سمجھا اور (اس کے اندر گھسنے کیلئے) اپنی دونوں نپٹ لیاں کھول دیں (اس وقت) سلیمان نے فرمایا کہ یہ تو ایک نخل ہے جو شیشوں سے بنایا گیا ہے (اس وقت) بلیقہ کہنے لگیں کہ اے میرے پروردگار میں نے اب تک) اپنے نفس پر ظلم کیا تھا (کہ شرک میں مبتلا تھی) اور میں اب سلیمان کے ساتھ رہنی ان کے طریقے پر) ہو کہ رب الملئین پر ایمان لائی۔ (انزل ۱۹ - ہم)

اور یہ اللہ کے نبی سلیمان ہیں اور آپ نے اللہ کی طرف دعوت اور توحید میں ان کا موقف دیکھا ان کی حکمت اور سمجھ دیکھی اور اپنے دین اور عقیدے پر عزت دیکھی۔

## ۱۵۔ سیلمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا

یہودیوں نے ان کی طرف وہ بات منسوب کی جو ایک عام موعود مومن جس کا سینہ اللہ نے ایمان کے لئے کھول دیا ہو کے بھی لائق نہیں ہے جیسا شیکہ نبی اور رسول جنہیں اللہ نے سمجھ دی اور نبوت سے عزت دی اور خلافت سے مرفراز فرمایا ہتوں نے ان (سیلمان) کی طرف سحر و جادو اور کفر و شرک کیلئے ان کی کمزوری اپنی بیویوں کے باعث تو حید کے معاملہ میں اضطراب کی نسبت کی، اللہ

نے اس سبب سے انہیں بری قرار دیا اور فرمایا ار  
 " اور سیلمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا، لوگوں کو جادو سکھاتے تھے، اور فرمایا " اور ہم نے داؤد کو سیلمان عطا کیے، اچھے نید سے (اور) بہت ہی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے " اور فرمایا۔  
 " اور بے شک ان کا ہمارے ہاں بڑا مقام اور اچھا ٹھکانہ ہے۔ "

# سیدنا ایوب اور سیدنا یونس کا قصہ

## ۱۔ ایوب کا قصہ۔ قصوں کا ایک اور سلسلہ

قرآن میں ایوب کا قصہ۔ قصوں کی ایک دوسری کڑی اور اللہ کی اپنے مومن بندوں پر نعمتوں کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔ وہ (مومن بندے)، صابر و شاکر اور پیارے نبی تھے۔

ان (ایوب) کے پاس مال مولیٰ اور کھیتی بہر چیز کی بہتات تھی، اور ان کی اولاد پیاری تھی، ان سب کے بارے میں انہیں آزمایا گیا، اور آخری چیز بھی ہاتھ سے نکل گئی پھر انہیں ان کے جسم کے بارے میں بھی آزمایا گیا، ان کے پودے جسم میں دل اور زبان کے سوا جن سے وہ اللہ بزرگ و بڑے کا ذکر کرتے تھے اور کوئی حصہ صحیح سالم نہ رہا، یہاں تک کہ ساتھی بھی چھوڑ گئے اور شہر کے ایک کونے میں تنہا رہ گئے۔ ان کی اہلیہ جو ان کی خدمت کرتی تھی اس کے سوا کوئی ایسا شخص نہ رہا جو ان سے محبت و شفقت سے پیش آتا، وہ بھی محتاج ہو کر رہ گئیں اور ان کی وجہ سے انہیں لوگوں کی خدمت کرنا پڑی۔

## ۲۔ ایوب کا صبر

ان سب کے باوجود وہ صابر و شاکر تھے، ان کی زبان ذکر و شکر سے

تر رہتی، وہ شکایت کرتے اور نہ الٹا ہٹ محسوس کرتے، نہ تنگ پوراؤد نہ غصے ہوتے، اور کئی سال تک ان کی یہ حالت رہی کہ وہ بنی اسرائیل کی عبادت گاہ میں پڑے رہے اور چوپائے ان کے جسم (کے قریب) سے گزر جاتے۔

## ۳۔ مصیبت اور العام

اور جب وہ آزمائش پوری ہوئی جس کا اللہ نے ارادہ کیا تھا اور جس سے مقصود تکمیل اور درجوں کی بلندی اور رضا بر قضا تھی، اللہ نے ان کے دل میں مستجاب (قبولیت والی) دعا ڈال دی۔ جس سے ان کی عاجزی اور تکلیف ظاہر ہوتی تھی اور یہ کہ اللہ کے بغیر کوئی بلحا نہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ نے انہیں ان کے جسم اور اہل و عیال میں عافیت دی اور ان کا مالی لوٹا دیا اور ان سب میں برکت دی، وہ کئی گنا زیادہ تھا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

”اور ایوب کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے (بعد مبتلا ہونے مرض شدید کے) اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا اور بلا (استدعا) ہم نے ان کو ان کا کنبدہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی، اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور عبادت کرنے والوں کیلئے یادگار رہنے کے سبب۔

(الانبیاء ۸۳ - ۸۴)

## ۴۔ یونس کا قصہ اور اس کی حکمت

یونس کا قصہ ایوب کے قصہ کے معاً بعد آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اثبات، نیدوں پر اس کی عنایت اور ان کی مدد کرنے میں اس کی تائید کرتا ہے جبکہ امید منقطع ہو جاتی ہے اور تباہ کن مایوسی چھا جاتی ہے اور گھرے اندھیرے چھا جاتے ہیں۔ اذبح جانے کی ساری صورتیں مسدود ہو جاتی ہیں، روشنی ہے نہ ہوا، خواہش و آرزو ہے نہ امید، موت کی چکی طاقت اور تیزی سے پھرتی ہے، زندگی کے نرم و نازک اور باریک دلنے کو پیس کر رکھ دیتی ہے اس وقت اللہ کی قدرت کا ہاتھ ظاہر ہوتا ہے، نہایت قوی اور زبردست ہاتھ نہایت چر حکمت اور رحم والا۔ جو اس کمزور انسان کو نقصان پہنچانے شیر کے منہ اور تباہ کن موت سے نکال دیتا ہے، سو وہ بغیر کسی خراسن کے صحیح دھالم اور کامل بغیر کسی نقصان اور کمی کے باہر آجاتا ہے گویا کہ وہ اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا اور اپنے اہل و عیال میں محفوظ تھا۔

## ۵۔ یونس اپنی قوم میں

یہ حضرت یونس کا قصہ ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں نینوا بستی کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں اللہ کی طرف بلایا مگر انہوں نے انکار کیا، اور اپنے کفر میں بڑھ گئے، وہ ناراض ہو کر ان میں سے نکل کھڑے ہوئے انہوں نے

بتایا کہ تین دن کے بعد انہیں عذاب خداوندی آسے گا۔ جب انہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی اور انہیں یقین ہو گیا کہ نبی کبھی جھوٹ نہیں بولتے، انہوں نے اپنے بچوں اور مال مویشی کے ساتھ جھگ کی راہ لی، انہوں نے ماڈوں سے اون کے بچوں کو دور کر دیا پھر اللہ کے سامنے زاری کی اور اس کی پناہ لی، اونٹ اور اس کے بچوں، گائے اور اس کے بچوں، بھیر بکریوں اور ان کے بچوں۔ سب نے تضرع زاری کی تو اللہ نے ان سے عذاب اٹھالیا۔

اللہ کا ارشاد ہے۔

” چنانچہ کوئی لبتی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا ہاں مگر یونس کی قوم جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے مٹال دیا اور ان کو ایک خاص وقت (موت) تک (خیر و خوبی کے ساتھ) عیش دیا۔“ (یونس : ۹۸)

## ۶۔ یونس مچھلی کے پیٹ میں

جہاں تک یونس کا تعلق ہے سو وہ چلے گئے اور لوگوں کے ساتھ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی دریا میں نیچے جانے لگی، سب ڈر گئے مبادا غرق ہو جائیں انہوں نے ایک آدمی کا قرعہ نکالا جسے وہ اپنے میں سے پھینک دیتے تھے اور اس سے ان کا غم ہلکا ہوتا تھا، قرعہ یونس کے نام نکلا، انہوں نے اسے پھینکنے سے انکار کیا، دوبارہ قرعہ ان ہی کے نام نکلا، انہوں نے پھر نہ چاہا کہ انہیں پھینکیں۔ دوبارہ بلکہ سہ بارہ قرعہ نکالا پھر ان ہی کا نام نکلا، اللہ کا ارشاد ہے :

”سویونس بھی شریک قرعہ ہونے تو یہی ملزم ٹھہرے“ (الصفت: ۱۶۱)  
 کہ قرعہ انہی کے نام نکلا، یونس اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے سمیٹ  
 لیے پھر اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا اللہ سبحانہ نے ایک مچھلی کو بھیجا جو  
 دریاؤں کو چیرتی ہوئی پہنچی، جو یہی یونس نے اپنے آپ کو پھینکا اس نے انہیں  
 نکل لیا، اللہ نے اس مچھلی کی طرف وحی کی کہ نہ ان کا گوشت کھائے اور نہ  
 ہڈیاں توڑے (ابن کثیر)

## ۷۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کر لی

وہ مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے، سمندر کے اندھیرے اور رات کے  
 اندھیرے میں تھے، ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا تھا اکتنا سخت تھا وہ  
 اندھیرا! اور سلامتی کتنی دور تھی! وہ جتنا اللہ نے چاہا وہاں پہنچا پھر  
 اللہ نے انہیں چند کلمات الہام کئے جن سے طلبتیں اور اندھیرے چھٹ جاتے  
 اور تکلیفیں دور ہوتی ہیں اور سات آسمانوں کے اوپر سے رحمتوں کا نزول ہوتا  
 ہے، اس عجیب و غریب قصہ کو سنو جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے، جس میں ہر  
 مصیبت زدہ اور پریشان آدمی کی تسلی کا سامان ہے اور ایسے مصیبت زدہ  
 اور پریشان کیلئے جس پر زمین اپنی دستوں کے باوجود تنگ ہوگئی ہو اور وہ  
 خود بھی اپنی جان سے تنگ آگیا ہو اور اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو  
 کہ اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ایس وہی اور اسی کی طرف ہے۔  
 ”اور مچھلی والے پیغمبر (یونس) کا تذکرہ کیجئے جب وہ (اپنی قوم سے)  
 خفا ہو کر چل دئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر (اس پلے جانے میں)



کوئی دار و گزدر کریں گے۔ پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ (سب نقائص سے) پاک ہیں۔ میں بے شک تصور دار ہوں سو ہم نے ان کی دعائوں کی اور ان کو اس گمشدگی سے نجات دی اور ہم اس طرح (اللہ، ایمان والوں کو) بھی کرب و بلا سے نجات دیا کرتے ہیں۔ (الانبیاء: ۸۷ - ۸۸)

## سیدنا زکریا علیہ السلام کا قصہ

### ۱۔ نیک بیٹے کیلئے زکریا کی دعا

اللہ کی نعمتوں کا ایک اور رنگ جو اس کے بندوں پر ہویش، اور اس کی قدرت کی نشانیاں جنہوں نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ان میں حضرت زکریا کی نیک اصلاح، پسندیدہ اور متقی بیٹے کی دعا نمایاں ہے اور تاکہ وہ ان کا اور آل یعقوب کا دارث بنے اور اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے کھڑا ہو اور یہ اس وقت جب وہ کافی عمر رسیدہ ہو گئے تھے اور ہڈیاں بھی کمزور ہو گئی تھیں اور بڑھاپا ان پر چھا گیا تھا۔ اور یہ امید ہی جاتی رہی کہ ان کی اہلیہ سے بچے ہوں، اللہ نے ان کی دعا کو قبولیت سے نوازا اور لوگوں کے گمان جھٹلا دئے اور پرانے تجربے باطل کو دئے انہیں اللہ نے ہدایت یافتہ بچہ عطا فرمایا، بچپن ہی میں کامل عقل فہم، حلم و بردباری اور علم و کتاب میں بہت آگے تھے، وہ مال باپ کے ساتھ محبت، اصلاح و تقویٰ اور نیکی اور نرمی اور بچھے رہنے میں مشہور تھے۔

اللہ نے زکریا کے دل کو جوڑ دیا اور انہیں نشانیوں دکھائیں جو اللہ کی وسیع قدرت پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور انہیں اپنی مخلوق اور اس کے اعضاء میں اپنا تصرف دکھایا، جسے چاہے حرکت دیتا ہے اور جسے چاہے بیکار کر دیتا ہے اور ان کے لئے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ پوری کائنات اس کے ہاتھ میں ہے، مردہ سے زندہ کر اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

## ۲۔ عمران کی بیوی کی نذر

سیدنا زکریا کے خاندان سے عمران کی بیوی نے نذر مانی، اور وہ صلح اور نیک خاتون تھیں، اللہ اور اس کے دین سے پیار کرتی تھیں، کہ اگر اللہ نے انہیں بٹیا دیا تو اسے اللہ کے دین کی خدمت کیلئے وقف کر دیں گی اور انہوں نے اللہ سے اس بچے کو قبول کر لینے اور اس سے اپنے دین اور بندوں کو نفع دینے کی درخواست کی اور یہ بھی درخواست کی کہ وہ اللہ کی طرف سے دین کی دعوت دینے والے ہوں اور ہدایت کے امام ہوں۔

## ۳۔ کہا کہ میرے رب میں تو مومنٹ لے آئی

نیک خاتون نے ایک کام کا ارادہ کیا اور اللہ نے ایک (اور کام کا ارادہ کیا، اللہ اپنے بندوں کی مصلحت خوب جانتا ہے، جب وہ لڑکی کو جنم

دے گی تو اس سے غمگین ہوگی اور اس پر غمگینی چھائی رہے گی لیکن پیدا ہونے والی وہ لڑکی عام لڑکیوں کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ وہ عبادت میں زیادہ مصفیوظ ہوگی۔ اطاعت اور نیکیوں میں بہت سے لڑکوں سے زیادہ بلند ہمت ہوگی۔ اور جب اللہ نے ایک خاص حکمت کے تحت جسے وہ خوب جاننا تھا چاہا کہ وہ لڑکی ہو۔ نبوت کا بارگراں مردوں پر ہی ڈالا جاسکتا ہے۔ پس اللہ نے مفقذ کیا کہ وہ ایک نیک نبی کی ماں ہو۔ جن کی بڑی شان ہوگی

”جب عمران کی بیوی نے (حالیٰ حمل میں) عرض کیا کہ اے پروردگار! میں نے نذر مانی ہے۔ آپ کے لئے اس بچہ کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ وہ آزاد رکھا جائے گا سو آپ مجھ سے (بعد ولادت) قبول کر لیجئے بیشک آپ خوب جاننے والے سننے والے ہیں۔ پھر جب لڑکی جنی (حسرت سے) کہنے لگیں کہ اے میرے رب میں نے تو وہ حمل لڑکی جنی سالانہ اللہ زیادہ جانتا ہے اس کو جو انہوں نے بنی اور لڑکا جو انہوں نے چاہا تمام اس لڑکی کے برابر نہیں، اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اسکو اور اس کی اولاد کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں“

(آل عمران ۳۵ - ۳۶)

## ۴۔ نیک لڑکی پر اللہ کی خاص نظر کرم

اپنے تعلق کی بنا پر وہ سینا ذکر یا کی کفالت میں تھیں اور اللہ کی اس پر خاص نظر تھی، اللہ تعالیٰ انہیں جگہ جگہ کے بے موسم پھیلوں سے نوازتے تھے تاکہ ان میں سے جتنا چاہیں اور جتنا چاہیں کسی اور کو دے دیں۔

”پس ان (مریم) کو ان کے رب نے بوجہ احسن قبول فرمایا اور عمدہ طور پر

ان کو نشوونما دیا اور (حضرت) زکریا کو ان کا سرپرست بنایا، سو جب کبھی زکریا ان کے پاس عبادت خانہ میں تشریف لاتے تو ان کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور یوں فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں، بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ (ال عمران: ۳۷)

## ۵۔ رحیم رب کی طرف سے الہام

اللہ نے زکریا کو الہام کیا، اور وہ نہایت عقلمند، ذکی اور نبیوں میں سے تھے کہ جو اللہ نیک لڑکی کو جسے اس کی ماں نے اللہ کیلئے خاص کیا تھا اور اس کی نذر مانی تھی اور اس کے لئے دعا کی تھی اور جو خود بھی عبادت اور اطاعت میں طاق تھی۔ بے موسم مہیوں سے نواز سکتا ہے اور وہ ایک نہایت بوڑھے اور کمزور شخص کو بچے سے بھی نواز سکتا ہے، جس کی عمر کی زیادتی اور بیوی کے باہنچہ ہونے کی وجہ سے امید ہی جاتی رہی تھی، اور عام عادت یہی ہے کہ ایسی حالت میں آدمی کے اولاد نہیں ہوتی۔

ان کی ہمت بند ہوئی، امید نے انگڑائی لی، اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوا ان کی زبان سے ایک ایسی دعا نکلی جس پر ملائکہ نے امین کہی اور اس پر اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور وہ سب مہربان رب کی طرف سے الہام اور غالب جاتے والے کی طرف سے مقدر تھا۔

”اس موقع پر زکریا نے اپنے رب کو لپکارا اور کہا کہ اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے کوئی پاک اولاد نصیب فرما بے شک تو بہت دعا

(دال عمران: ۳۸)

سننے والا ہے۔

## ۶۔ بیٹے کی خوشخبری

اللہ نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں بیٹے کی ولادت کے قریبی زمانے میں بیٹے کی خوشخبری دی، انسان جلد باز ہے، انہوں نے اتنی بڑی بات کے ہونے اور اس کے ظہور کے قرب کی نشانی مانگی اور کہا!

”اے میرے رب میرے واسطے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے، اللہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک سوائے اشارہ کے لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے اور صبح و شام اپنے رب کا بہت ذکر و تسبیح کرتے رہیے (ال عمران: ۴۱)

قدرت والا چیزوں کی خاصیتیں سلب کر سکتا ہے، وہ بولنے والی زبان کو ایسا گونگا کر سکتا ہے کہ وہ ایک کلمہ بھی نہ کہہ سکے وہ اپنی مخلوقات میں جو خاصیتیں چاہے دے سکتا ہے اور وہ طاقت و جدوجرد کر سکتا ہے دے بھی سکتا ہے۔

## ۷۔ اللہ کی قدرت اور نشانیاں

اللہ کی قدرت اور نشانیاں ان کے جسم، گھر اور خاندان میں ظاہر ہوئیں یحییٰ کی ولادت ہوئی اس سے ان کی آنکھ ٹھنڈی ہوئی، ان کی طاقت بڑھی اور ان کی دعوت باقی رہی، قرآن کو سنو کہ وہ اس قصہ کو کبھی مختصر اور کبھی کسی قدر تفصیل سے بیان کرتا ہے

”اور زکریا کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھ کو لا وارث مت رکھو، اور سب وارثوں سے بہتر آپ ہی ہیں۔ سو

ہم ان کی دعا قبول کر لی اور ہم نے ان کو یہ بھی فرزند عطا فرمایا اور ان کی خاطر سے ان کی بی بی کو (جو کہ بالآخر تھیں) اولاد کے تباہ کر دیا، یہ سب بیک کاموں میں دوڑتے تھے اور امید و بیم کے ساتھ ہمارا عبادت کرنے تھے اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے۔

(الانبیاء: ۸۰-۸۱)

## ۸۔ یہی بارِ نبوت اٹھاتے ہیں

یہی پیدا ہوتے ہیں، اپنے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک جنتے ہیں اپنے عظیم والد کے جانشین ہوتے ہیں۔ خالص دین اور اللہ کی طرف دعوت دینے کا بارِ گراں اٹھاتے ہیں، ان میں بچپن ہی سے شرافت و نبابت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، لڑکپن میں علم کے خاص شغف سے مالا مال ہوتے ہیں اور جوانی میں صلاح و تقویٰ کی صفات سے مزین و آراستہ ہیں۔ والدین کی محبت، پیار اور نیکی میں اپنے بچوں اور ساتھیوں سے ایسے ممتاز و مشہور ہوتے ہیں کہ ان کی طرف آنکلیوں سے اشارے کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”یہی اکتاب کو مضبوط ہو کر لو، اور ہم نے ان کو (ان کے) لڑکپن ہی میں (دین کی) سچے اور خاص اپنے پاس سے رقتِ قلب اور پاکیزگی (اخلاق کی) عطا فرمائی تھی، اور وہ جو بے پرواہی اور اپنے والدین کے خدمت گزار تھے اور وہ خلق کے ساتھ سرکشی کرنے والے (یا اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرنے والے نہ تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچے جس دن کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن کہ وہ اٹھل کریں گے اور جس دن قیامت میں زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے۔“

(مریم: ۲۰ تا ۲۱)

# سیدنا عیسیٰ بن مریم کا قصہ

## ۱۔ معجزہ — عادت کے خلاف

سیدنا عیسیٰ کا دور آتا ہے، وہ ہمارے نبی پاک سے پہلے آخری رسول ہیں، اور وہ ایسا قصہ ہے جس سے اللہ کا زبردست ارادہ، اللہ کی مطلق قدرت اور اللہ کی لطیف اور باریک حکمت ظاہر ہوتی ہے، ان کا سارا معاملہ ہی عادت کے خلاف (معجزہ) ہے۔ ان کی ولادت عادت کے خلاف (معجزہ) ہے، جس میں عقلمندوں کی عقلیں حیران ہو گئیں اور جس میں طبعی قوانین ختم ہو گئے اور شخص نیچر کے ان قوانین کو ”معبود“ کی طرح یقینی مانتا ہے۔ اس کا اس پر ایمان اور اس کی تصدیق پارہ پارہ ہو گئی اور جو تجربہ مشاہدہ، طبی احکام اور نیچر پر فرشتہ کی طرح ایمان لایا کہ جیسے ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ اور اللہ کی اس قدرت سے بے خبر رہا جو ہر چیز پر حاوی اور ہر چیز پر غالب ہے، اس کے ارادے کے درمیان کوئی چیز حامل نہیں ہو سکتی۔

”اس کا کام یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے تو اسے کتنا ہے

ہو جاتا وہ ہو جاتی ہے۔“

یہ کوئی بات نہیں جو وہ اللہ پیدا کرنے والا، باری، تصویر بنانے والا ہے، اس کے اچھے نام ہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی

ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے، (سورۃ الحشر)  
 اور جو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پانی اور مٹی سے آدم کی پیدائش  
 مان چکا ہو اور تنہا ماں سے بغیر باپ کے ولادت ... .. ماں اور باپ  
 دونوں کے بغیر ولادت، تصدیق کے لحاظ سے کہیں آسان ہے۔ اسی لیے  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔  
 ”بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے ماں آدم کی طرح ہے اسے اللہ نے  
 مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو، پس ہو گیا“

(ال عمران)

## ۲۔ عجیب کام

سیدنا عیسیٰ کا سارے کا سارا کام عجیب ہے، ان کی ولادت ایسے  
 زمانہ میں ہوئی جس میں یونان علوم عقلیہ اور ریاضی میں پورے عروج پر تھا  
 اور طب کی بوری حکمرانی تھی۔

## ۳۔ ظاہری اسباب کے سامنے یہود کا جھکاؤ

یہود اپنے زمانے کے مروجہ علوم کے سامنے جھک گئے حالانکہ وہ  
 ایسی امت تھے جن میں نبی کثرت سے ہوئے ہیں، روح اور اس سے متعلقہ  
 چیزوں کے انکار میں ان کی شہرت تھی، اور جو چیز دیکھتے ان کی عادت تھی کہ  
 اس کی مادی تفسیر کرتے، ان کے ماں کسی چیز کا وجود اور کسی حادثہ کا امکان



بغیر سبب اور علت کے نہ تھا۔ اسی وجہ سے وہ معجزات جن سے اللہ نے سیدنا عیسیٰ کو نوازا وہ تنگ مادی عقل کا علاج تھے، وہ زمانہ کی ضرورت اور آواز تھے۔

یہود نے ظاہر پر غور کیا اور منکر کے بجائے چھلکوں سے چمٹے رہے، حقیقت کے بجائے ظاہر پر جمے رہے۔ عنصر اور خون کے مقدس ہونے پر مال اور مادہ سے محبت میں کافی آگے چلے گئے، زندگی پر ٹوٹ پڑے اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی طبیعتیں خشک ہو گئیں، کمزور پر ان کا دل نہیں لپیچتا تھا اور نہ تقیر کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے تھے اور جس شخص کی رگوں میں یہودی خون نہ ہو اس سے حیوانات اور کتوں یا جمادات (جن میں روح نہیں ہوتی) جیسا سلوک کرتے تھے، طاقتور امیروں کے سامنے دب جاتے اور چھوٹے فقیروں کو دباتے، طاقت کے وقت سخت ہو جاتے اور عاجزی کے وقت نرم ہو جاتے۔ ان میں ذلت اور غلامی کی زندگی رائج بس گئی تھی، جس میں ایک طرہ دراز تک شام اور فلسطین میں رومی حکومت کے تحت وہ رہ چکے تھے، ان میں منافقت، سپردگی، جیلے بھلے، مکرو فریب اور خفیہ تحریکوں اور سازشوں کے جذبات راہ پا گئے تھے۔

## ۴۔ حقارت اور سرکشی

ان میں نیسیوں کو گھٹیا سمجھنے کی عادت رائج بس گئی تھی اور ان پر جبری ہو گئے تھے یہاں تک کہ قتل کرنے میں، سودی معاملہ اور دینی تعلیمات کو بے کار سمجھنا، سختی اور ظلم، انسانی مہر و محبت کا ضعف وغیرہ چیزیں عام تھیں ان میں

سے اکثر کے دل خالص اللہ کی محبت اور انسان پر مہربانی سے خالی تھے چاہے اس کی اصل اور فضیلت اور انسانیت کا احترام کتنا ہی کیوں نہ ہو، وہ ہمہ ردی اور برابری نیکی اور بخشش کے الفاظ ہی تقریباً بھول گئے تھے وہ نبوت و رسالت پر ایمان رکھتے تھے، اس لیے کہ ان میں بہت سے نبی ہوئے اور ان کے صحیفے اور کتاب میں ان کی باتوں سے پُر تھے، لیکن آخری زمانہ میں ان کی حالت یہ ہو گئی تھی کہ وہ وہی مانتے اور اس چیز پر ایمان لاتے جو ان کی خواہش کے موافق ہوتی ان کی سیرت و اخلاق میں مددگار ہوتی، جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے۔ جس نے ان پر تنقید کی اور ان کا محاسبہ کیا اور انہیں صحیح دین اور صاف حق اور حالت کی اصلاح کی طرف بلایا اس کے دشمن بن جاتے اور اس سے خگ کرتے، وہ بہتان تراشی اور من گھڑت جھوٹ، سچ کو پھپھانے اور جھوٹی گواہی دینے میں بڑے جری تھے۔

## ۵۔ بنی اسرائیل پر اللہ کا احسان

اور وہ ایسی امت تھے جو عقیدہ توحید کی وجہ سے اس وقت کی موجودہ امتوں میں ممتاز تھی اور دوسروں پر ان کی فضیلت کا راند بھی یہی تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور یہ کہ میں نے تمہیں جہاں والوں پر فضیلت دی ہے“

(البقرہ)

## ۶۔ احسان کی ناقدری

لیکن ان میں شرک و بت پرستی دوسرے مشرک قبیلوں کے ساتھ میل جول اور حکومت کی وجہ سے راہ پاگئی تھی، نبیوں کی تعلیمات سے مدت دراز کی وجہ سے دور ہو گئے تھے۔ عقائد خراب اور عادتیں جاہلوں جیسی ہو گئی تھیں انھوں نے مصر میں پچھڑے کی پوجا کی، عزیز کی تنظیم اور تقدیس میں بہت آگے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ انسانی حدود کو بھی کراس کر گئے، ان میں اس قدر برائی آگئی تھی کہ انھوں نے شرک و بت پرستی کے بعض کام، سحر اور کفر، نہایت بُرے کام اللہ کے بعض نبیوں کی طرف منسوب کیے اور ان کے بارے میں اللہ سے بھی نہ ڈرے۔

## ۷۔ فخر اور اترانا

اس سب کے باوجود نسب پر بہت ہی فخر کرتے اور اتراتے تھے، آرزوں اور خواہوں پر انھیں بڑا اعتماد تھا، کہا کرتے تھے ”ہم اللہ کے بیٹے اور چیتے ہیں“ اور کہا کرتے۔

”ہمیں سرگز آگ نہیں چھوٹے گی مگر چند دن“

(البقرہ)

## ۸۔ مسیح کی ولادت مشہور محسوسات کیلئے جیلنج

مسیح کی ولادت اور ان کی زندگی، ان کی دعوت اور میشت ان سب کے لیے ایک جیلنج تھی یہ مروجہ محسوسات کے لیے جیلنج تھی، مروجہ مشہور عادات و اعمال اور رائج شدہ قوانین اور وہ بلند اقدار جن پر یہود کا ایمان تھا، وہ عادتیں جن میں وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے اور اس میں ایک دوسرے سے جنگ کرتے پر بھی آجاتے تھے۔ ان سب کے لیے وہ (مسیح) ایک جیلنج تھے ان کی ولادت عام طریقے سے ہٹ کر ہوئی۔ انھوں نے پننگھوڑے میں لوگوں سے بات چیت کی، ایک فقیر اور سب سے ہٹ کر اللہ کی طرف ہو جانے والی ماں کی گود میں پرورش پائی اور ایسی فضا اور ماحول میں زندگی گزاری جو ملعونوں سے بھری ہوئی تھی، جو بڑائی اور امیری کے مظاہر سے دور تھی۔ وہ غریب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے، انھیں کھلاتے، ان سے پیار کرتے، غریب اور کمزور لوگوں سے ہمدردی سے پیش آتے، امیر اور غریب حاکم و محکوم، شریف اور گھٹیا میں کوئی فرق نہ کرتے تھے۔

## ۹۔ مسیح کے معجزے

اللہ نے انھیں نبوت اور وحی سے سرفراز فرمایا، انھیں اجیل دی۔ اور جبریل کے ذریعہ ان کی مدد کرائی اور روشن معجزے دیئے، اللہ ان معجزوں کے ذریعے ان بیماریوں کو شفا دیتا تھا جن کے علاج سے ڈاکٹر

عاجز آجاتے، اندھے اور کوڑھی ٹھیک ہو جاتے، وہ اللہ کے حکم سے مڑوں کو زندہ کر دیتے وہ لوگوں کے لیے مٹی سے پرندے بناتے، ان میں چھوکتے وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاتے، وہ لوگوں کو جو وہ کھاتے اور جو گھروں میں جمع رکھتے وہ بھی بتا دیتے تھے۔

ان سب (معجزات) سے جو رسولوں کے معجزات کی اطلاع تو لرات ہیں آئی تھی اور اللہ کی قدرت کی باتیں ان سے لوگوں کا یقین وہ اور بڑھاتے اور ایمان تازہ کرنے تجربہ اور محسوسات کی عبادت کو بھٹلاتے لوگ اللہ کی وسیع قدرت اور ربانی ارادہ سے انکار کرنے لگے وہ اس پر ڈوٹ گئے کہ جو علم وہ رکھتے ہیں اور جس کا انھوں نے مشاہدہ کیا ہے اس پر کسی نئی بات یا مزید بات کی گنجائش نہیں۔

## ۱۰۔ ان کی دینی دعوت اور یہود کی تکذیب

انھوں (مسیح) نے یہود کو ان بہت سی باتوں میں جو ان کے خیال میں بیسیٹھی ہوئی تھیں اور ان میں مبالغہ کیا تھا بھٹلایا اور یہودیوں نے اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حلال سمجھ رکھا تھا وہ انھیں دین کے مغز اور روح اصل اور حقیقت کی طرف بلاتے تھے، وہ انھیں اللہ سے ایسی محبت کرنے کی طرف بلاتے تھے جو ہر محبت پر غالب ہو۔ اور انسانوں کے ساتھ رحمت و مہربانی اور ان کے احترام، فقیروں کی ہمدردی کی طرف بلاتے تھے وہ انھیں فالص توحید کی طرف بلاتے تھے۔ اور جاہلی عادات اور غلط عقیدے جو نبیوں کے دین میں داخل ہو

گئے تھے سے روکتے تھے۔

## ۱۱۔ یہودان سے لڑائی کی ٹھان لیتے ہیں

یہ سب باتیں یہود پر گراں گزریں اور ان سے جنگ کی ٹھان لی اور انہیں ایک ہی قوس سے مارا، تہمتوں اور مہنائوں کی ان پر یلغار کر دی، انہیں بہت برا کتنا شروع کر دیا، ان کی پاک دامن ماں مریم بتوں پر طعنے اور تہمت رکھ دی، ان کی ڈٹ کر مخالفت کی، ان کے لیے بد معاشوں کو تیار کیا اور ان کے راستے بند کر دیئے۔

## ۱۲۔ قرآن میں عیسیٰ کا قصہ

پھر ان سے غلامی پانے اور انہیں قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، اللہ نے انہیں بچا لیا، اور ان کی تدبیر اٹھی پر لوٹا دی، انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور انہیں عزت دی، قرآن میں ان کا قصہ پڑھیے۔

(اس وقت کو یاد کرو) جبکہ فرشتوں نے (یہ بھی) کہا کہ اے مریم! بیشک اللہ تیرا لے تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جرمن جانب اللہ ہوگا، اس کا نام (لقب) مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا، با آبرو ہوں گے دنیا میں اور آخرت میں اور منجملہ مقربین کے ہوں گے اور آدمیوں سے کلام کریں گے گہوارہ میں (یعنی بالکل بچپن میں بھی) اور بڑی عمر میں بھی اور شائستہ لوگوں میں سے ہوں گے (حضرت مریم) بولیں اے میرے پروردگار! کس طرح ہوگا میرا

بچہ حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ماتمہ نہیں لگایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ویسے ہی (بلامرد کے) ہوگا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ جو چاہیں پیدا کر دیتے ہیں جب کسی چیز کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا پس وہ چیز ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو تسلیم فرمادیں گے (آسمانی کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور (بالخصوص) تورات اور انجیل اور ان کو تمام) نبی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے (پنجمین بنا کر) میں تم لوگوں کے پاس (اپنی نبوت پر) کافی دلیل لے کر آیا ہوں تمہارے رب کی طرف سے، وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے لیے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر اس کے اندر چھونک مار دیتا ہوں جس سے وہ (جاندار) پرندہ بن جاتا ہے خدا کے حکم سے اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور برص (جذام) کے بیمار کو اور زندہ کر دیتا ہوں مردوں کو خدا کے حکم سے اور میں تم کو بنلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھا کر آتے ہو اور جو رکھ آتے ہو، بلاشبہ ان میں (میری نبوت کی) کافی دلیل ہے تم لوگوں کے لیے اگر تم ایمان لانا چاہو، اور میں اس طول پر آیا ہوں کہ تصدیق کرتا ہوں اس کتاب کی جو مجھ سے پہلے تھی یعنی تورات کی اور اس لیے آیا ہوں کہ تم لوگوں کے واسطے بعض ایسی چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئیں تھیں اور میں تمہارے پاس دلیل (نبوت) لے کر آیا ہوں، حاصل یہ کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کتا مانو، بیشک اللہ تعالیٰ میرے بھی رب ہیں اور تمہارے بھی رب ہیں سو تم لوگ اس کی عبادت کرو۔ بس یہ ہے راہ راست، سو جب حضرت عیسیٰؑ نے انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاوے اللہ کے واسطے حواریوں نے کہ ہم ہیں مددگار اللہ کے دین کے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

اور آپ اس کے گواہ رہیے ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (ان) رسول کی سوہم کو ان لوگوں کے ساتھ لکھ دیجیے جو تصدیق کرتے ہیں اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ (۳) چھ غم نہ کرو) بیشک میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔ اور فی الحال میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں اور جو لوگ تمہارا کتنا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ تمہارے) منکر ہیں روز قیامت تک، پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو میں تمہارے درمیان (عملی) فیصلہ کر دوں گا ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔ تفصیل (فیصلہ کی) یہ ہے کہ جو لوگ (ان اختلاف کرنے والوں میں) کافر تھے سوان کو سخت سزا دوں گا وینا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور ان لوگوں کا کوئی حامی (طرفدار) نہ ہوگا۔ اور جو لوگ مومن تھے اور انھوں نے نیک کام کیے تھے سوان کو اللہ تعالیٰ (ان کے ایمان اور نیک کام کا) ثواب دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جنت نہیں کرتے ظلم کرنے والوں سے۔ یہ ہم تم کو بڑھ بڑھ کر سناتے ہیں جو کہ (آپ کے) منجملہ دلائل (نبوت) کے ہے اور منجملہ حکمت آمیز مضامین کے ہے، بیشک حالت عجیبہ (حضرت) عیسیٰ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشابہ حالت عجیبہ (حضرت) آدم علیہ السلام کے ہے کہ ان (کے قالب) کو مٹی سے بنایا پھر ان کو حکم دیا (جاندار) ہو جا بس وہ (جاندار) ہو گئے۔ یہ امر واقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے (بتلا گیا)



سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیے !

(آل عمران : ۳۴ تا ۴۰)

## ۱۳۔ قرآن میں ان کی سیرت اور دعوت

ان کی سیرت اور دعوت کا وصف جو اللہ نے قرآن مجید میں بیان کیا

ہے پڑھیے۔

” وہ بچہ و خود ہی بول اٹھا کہ میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں، اس نے مجھ کو کتاب (یعنی انجیل) دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا (یعنی نبی بنا دے گا) اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بد بخت نہیں بنایا اور مجھ پر اللہ کی جانب سے (سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز قیامت) میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔“

(مریم : ۳۰ تا ۳۳)

## ۱۴۔ پرانی کش مکش

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھی وہی پیش آیا جو ان سے پہلے انبیاء کو پیش آیا تھا ان سے رئیس اور امیر لوگ دور ہٹ گئے اور ان امیروں اور طاقتوروں نے انھیں چھوڑ دیا اور ان پر ایمان لانے اور ان کی پیروی میں انھیں شرم و عیب

محسوس ہوئی ریاست و رہنمائی امتیاز اور سیادت کے جس مقام پر تھے وہاں سے (نیچے آنا) اترنا انھیں گراں گزرا اللہ نے سچ فرمایا:-  
 ”اور ہم نے کسی نبی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کیا کہ ہم تو ان احکام کے منکر ہیں جو تم کو دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا۔“

(السا: ۳۴-۳۵)

## ۱۵۔ عام لوگوں اور فقراء کا ایمان

جب عیسےؑ ان سے مایوس ہو گئے اور ان میں ضد اور کفر کا مشاہدہ کر لیا اور جان لیا کہ جو صاف کھل نشانیاں اور معجزات وہ لے کر آئے ہیں اس کا انہوں نے انکار کر دیا ہے جن کا انہیں یقین کر لینا چاہیے تھا اور وہ انہیں چھوٹا سمجھتے ہیں اس لیے کہ وہ طاقتور ہیں نہ مالدار۔ انہوں نے عام لوگوں اور فقیروں کا رخ کیا۔ ان کے دل نرم ہو گئے۔ اور ان کے نفس پاکیزہ ہو گئے اس لیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کی محنت اور خون پسینے کی کمائی سے کھاتے تھے وہ کسی لحاظ سے ایک دوسرے پر فخر کرتے اور نہ عزت و جاہ اور منصب میں ایک دوسرے سے باہمی لگاتے ان میں ایک جماعت ایمان لے آئی، ان میں دھوبی اور چھلیاں پکڑنے والے اور اہل حرفت اور پیشیوں والے لوگ تھے۔

## ۱۶۔ ہم اللہ کے انصار ہیں

پس وہ مسیح پر ایمان لے آئے اور ان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیئے اور کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، اللہ فرماتا ہے۔  
 ”سو جب حضرت یسے نے ان سے انکار دیکھا تو آپ نے فرمایا کوئی ایسے آدمی بھی ہیں جو میرے مددگار ہو جاویں اللہ کے واسطے، حواریں بولے کہ ہم ہیں مددگار اللہ کے (دین کے) ہم اللہ تقالے پر ایمان لائے اور آپ اس کے گواہ رہیے کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ان چیزوں (یعنی احکام) پر جو آپ نے نازل فرمائیں اور پیروی اختیار کی ہم نے (ان) رسول کی، سو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ لکھ دیجیے جو تصدیق کرتے ہیں؛“  
 (آل عمران: ۵۲-۵۳)

## ۱۷۔ ان کی سیاحت اور دعوت

سیدنا عیسیٰ اپنے اکثر اوقات سیاحت اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں گزارتے، وہ بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف بلا تے اور ان کی گمشدہ بھیلوں کو ان کے رب اور مالک کی طرف بلا تے، ان دعوتی چلنے پھرنے کے پروگراموں میں آسانی اور تکلیف تنگی اور کشائش ان کا ساتھ دیتی، وہ صبر سے اے برداشت کرتے اور اسے شک سے قبول کرتے، مجھوک پر صبر کرتے اور قوت لایموت پر گزارہ کرتے (یعنی جو مل جاتا اس پر گزارہ کرتے)

## ۱۸۔ مددگار آسمانی دسترخوان طلب کرتے ہیں

مددگار صبرِ سختی برداشت کرنے، ثابت اور زہد کے اس درجہ پر نہ تھے جب انہیں قدرے تکلیف پہنچی تو انہوں نے سیدنا عیسیٰ سے طلب کیا کہ وہ اللہ سے مانگیں کہ وہ ان کے لیے آسمان سے دسترخوان اتارے جس سے وہ کھاتے رہیں اور بھوک کے بعد سیر ہو جایا کریں اور تکلیف کے بعد آرام و نعمت پائیں۔

## ۱۹۔ بے ادبی

اپنے سوال میں مؤدب نہ تھے، انہوں نے کہا ”کیا تیرا ب طاقت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے دسترخوان اتارے؟“  
(المائدہ)

عیسیٰ کو ان کے سوال پر کوئی تعجب نہ ہوا، جس انداز سے انہوں نے خطاب کیا تھا وہ انہیں پسند نہ آیا، سب نبی اپنی امتوں سے ایمان یا الغیب کا مطالبہ کرتے ہیں اور اسی کا مکلف بناتے ہیں، معجزات کھلنے نہیں ہیں جو سے بچوں کو کھلایا جائے اور تسل دی جائے۔ بلکہ وہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں جو اللہ نبیوں کے ہاتھ پر جب چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اور ان کی وجہ سے بندوں پر اللہ کی حجت قائم ہوتی ہے۔ ان کے ظہور اور انکار کے بعد مہلت نہیں ملتی۔

## ۲۰۔ اپنی قوم کو بُرے انجام سے ڈراوا

اس وجہ سے سیدنا عیسیٰؑ کو ان پر خوف ہوا، انھیں بُرے انجام سے ڈرایا اور انھیں اللہ تبارک کے امتحان سے روکا کہ وہ اس سے کہیں بلند رہیں۔

## ۲۱۔ ان کا اصرار و زاری

لیکن حواری اپنے سوال پر اڑے رہے اور کہا کہ وہ صبح سنجیدگی سے یہ سوال کرتے ہیں۔ امتحان کا ارادہ نہیں کرتے، بلکہ اطمینان چاہتے ہیں اور تاکہ یہ آنے والی تسلیوں کے لیے یادگار ہو، اور ایسا قصہ ہو جو بیان کیا جائے اور زمانے کے ساتھ ساتھ اس کی روایت کی جاتی رہے، پس یہ اس دین کی سپاہی کی دلیل اور سچے حواریوں اور سچے مومنوں کی قدر و منزلت ہوگی۔

## ۲۲۔ قرآن قصہ بیان کرتا ہے

قرآن کو یہ قصہ بیان کرنے دیکھے۔

”وہ وقت قابل دید ہے جبکہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسیٰؑ ابن مریم! کیا آپ کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرمائیں؟“

آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو، وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے۔ اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ جیسے ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمائے کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم جو اول ہیں اور جو بلند ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہو جائے اور آپ ہم کو عطا فرمائے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا وہ سزا دنیا جہان والوں جیسے کسی کو نہ دوں گا۔

(سورہ انعام ۱۱۲ - ۱۱۵)

## ۲۳۔ یہود سیدنا عیسیٰ سے چھڑکارے کی کوشش کرتے ہیں

یہود کے صبران کی ضد اور عداوت کا پیمانہ ٹمبریز ہو گیا، انہوں نے سیدنا عیسیٰ سے چھڑکارا حاصل کرنے کا ارادہ کیا، وہ رومی حاکم کے پاس ان کا یکس لے گئے اور کہا کہ یہ بھڑکانے والا آدمی ہے۔ گمراہی کے باعث ہمارے دین سے نکل گیا ہے وہ اشتراکی ہے اور آزاد ہے اور ہمارے جوانوں کو قبا بک کر لیا۔ وہ اس پر فریفتہ ہو گئے، ہمارا کام جدا کر دیا، ہمارے عقلمندوں کو بیوقوف بنایا اور ہمارے کام میں حائل ہو گیا۔

## ۲۴۔ سیاسیوں اور بدلہ لینے والوں کا انداز

وہ حکومت کے لیے بھی خطرہ ہے وہ کسی نظام کو مانتا ہے نہ کسی قانون کی پابندی کرتا ہے بڑے کو بڑا نہیں جانتا اور قدیم کو مقدس نہیں سمجھتا، وہ بائبل ہے اگر اس کے شر کو روکا نہ گیا تو وہ تباہی لے آئے گا اور شرارہ کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیے کہ آگ لگا دینے کے لیے کافی ہے۔

## ۲۵۔ مکر و چال

اُن کا کلام مکر و فریب سے پُر اور سیاسی رنگ میں رنگا ہوا تھا، وہ جانتے تھے کہ دینی حصہ حکام کو اُبھارتا ہے اور نہ بھڑکانا ہے ان کی سیاست میں یہ بات تھی کہ یہود کے دینی امور میں مداخلت نہ کی جائے اسی وجہ سے انھوں نے کلام کو سیاست کا رنگ دیا۔

## ۲۶۔ مشکل

بیرونی مشرک حاکموں کے لیے بات کی حقیقت تک پہنچنا مشکل تھا وہ مسیح سے ان کی عداوت اور یہود کی اغراض سے واقف تھے اور وہ اپنے انتظامی امور میں لگے ہوئے تھے جو ان کے لیے کافی تھے، مگر یہود کا اصرار بہت بڑھ گیا، ان کے تردد نے طول کھینچا تو انھوں نے اس کیس سے خلاصی پلانے کا

ارادہ کر لیا جو شہر کی بات بنا ہوا تھا۔

## ۲۷۔ سیدنا مسیح عدالت میں

وہ جمعہ کا دن عصر کے بعد ہفتہ کی شام تھی اور یہود ہفتہ میں کچھ نہیں کرتے ان کی چھٹی اور کام سے رکنے کا دن تھا۔ انہیں بس اس بات کی حرص تھی کہ کسی طرح جمعہ کی مغرب سے پہلے حکم صادر ہو، مسیح کے بارے میں انہیں آرام طے آرام سے سوئیں اور خوشی سے صبح کریں، انہیں کوئی پریشانی نہ ہو۔

حاکم اس مقدمہ پر بہت تنگ ہوا، اسے اس میں کوئی دلچسپی تھی اور نہ اس کی رعایا کی کوئی مصلحت، اور یہود فیصلہ سننے کے لیے جمع ہو گئے اور وہ چیخ و پکار کر رہے تھے اور پھاڑنے والے..... حاکم پریشان تھے اور وقت مختصر..... سورج غروب کی طرف مائل تھا، اس نے پھانسی دے کر قتل کا فیصلہ دے دیا۔

## ۲۸۔ اس زمانے کا مجرمانہ قانون

اس زمانہ میں مجرمانہ قانون (CRIMINAL LAW) کے مطابق ضروری تھا کہ جس کے بارے میں لشکانے کا فیصلہ دیا جائے وہی اس صلیب کو اٹھا کر لانا تھا۔ اور پھانسی کی جگہ (GALLows) دور تھی جیسا کہ تہذیب یافتہ ملکوں میں عادت ہے، بھیڑ بہت زیادہ تھی ایک دوسرے پر لوگ گر رہے تھے اور سپاہی اور ان میں سے اکثر باہر کے لوگ اور ملازم تھے، انہیں اس کیس



میں کوئی دلچسپی نہ تھی، اسرائیلی ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے، ان کے کام کے بارے میں شبہ پڑتا تھا ان میں تمیز نہیں ہو پاتی تھی۔ غیروں کی حالت غیروں کی نظر میں۔ شام کا وقت تھا، اندھیرا چھا گیا تھا، بعض یہودی اور جوانوں میں بیوقوف غیرت مند جناب مسیح پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے تھے، انہیں برا بھلا کہتے عار دلاتے، انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا چاہتے تھے۔

## ۲۹۔ عیسیٰ تکلیف اٹھاتے تھے

جناب مسیح بہت تھکے ہوئے تھے۔ انہیں تکلیف دیر تک نہ بننے اور تکلیف برداشت کرنے نے تھکا دیا تھا اور صلیب بھاری تھی، انہیں اس کے اٹھانے کا پابند بنایا گیا تھا، وہ جلدی سے چل نہیں سکتے تھے۔

## ۳۰۔ خدائی تدبیر

یہاں متعلقہ سپاہی نے ایک اسرائیلی جوان کو لکڑی اٹھالانے کو کہا، وہ اپنے ساتھیوں میں سے زیادہ غیرت والا اور بیوقوفی کے لحاظ سے زیادہ بیوقوف اور جناب مسیح کو ایذا دینے میں سب سے زیادہ حریص تھا وہ جلدی سے لے آیا تاکہ کام جلد ختم ہو اور اس تباہ کن ذمہ داری سے خلاصی پائے۔

## ۳۱۔ لیکن انہیں مغالطہ ہوا

اس طرح لکڑی پہنچ گئی چھانسی کے دروازے تک، چھانسی کے سپاہی

آگے بڑھے اور شہری پولیس سے کام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انھوں نے جوان کو صلیب اٹھائے ہوئے دیکھا اور گڑبڑ ہو گئی، چیخ و پکار زیادہ ہو گئی انھوں نے اس کے ہاتھ سے صلیب لی، انھیں اس کے پھانسی پانے کے بارے میں کوئی شک نہ تھا کہ اسی کا فیصلہ ہوا ہے۔ وہ چیخ و پکار کر رہا تھا۔ اور اپنی برات کا اظہار کر رہا تھا کہ اس کا فیصلہ اور سولی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اسے مذاق اور ظلم سے لکڑی اٹھلانے کو کہا گیا ہے، پھانسی والے سیاہی اس طرف آہی نہیں رہے تھے، وہ اس کی زبان بھی نہیں سمجھتے تھے، اس لیے کہ وہ روم اور یونان سے تھے جن کی حکومت تھی۔

## ۳۲۔ حکم کا نفاذ

ہر مجرم اپنے جرم سے نکلنا چاہتا ہے، ہر مجرم چیخ و پکار کرتا ہے۔ انھوں نے اسے پکڑا اور اس پر پھانسی کا قانون نافذ کر دیا، یہود در کھڑے تھے اور دنیا رات اور تاریک تھی اور انھیں یقین تھا کہ جسے پھانسی دی گئی ہے وہ میٹھ ہے۔

## ۳۳۔ عیسیٰ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

جہاں تک جناب عیسیٰ ابن مریم کا تعلق ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے یہود کی چال و مکر سے نجات دی اور انھیں نہایت عزت اور پاک حالت میں ان کافروں کے ٹال سے اپنی طرف اٹھا لیا۔

## ۳۴۔ قرآن قصہ بیان کرتا ہے

اور یہ اللہ کا قول ہے اور وہ یہود کے بارے میں ہے۔  
 ”اور ان کے کفر کی وجہ سے اور حضرت مریم علیہا السلام پر ان کے بڑا بھاری  
 بہتان دھرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ  
 ابن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا حالانکہ انھوں نے نہ ان کو قتل  
 کیا اور نہ ان کو سونی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے  
 میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں  
 بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انھوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل  
 نہیں کیا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے  
 زبردست حکمت والے ہیں“

(النساء : ۱۵۶ - ۱۵۸)

اور وہ آسمان میں ہیں جیسے اللہ نے چاہا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے  
 ان کی ولادت عجیب، زندگی عجیب، شروع سے لے کر آخر تک تمام کام عجیب  
 اور معجزہ اللہ کی قدرتِ مطلقہ ثابت کرنے والا تھا۔

## ۳۵۔ قیامت کے قریب عیسیٰ کا نزول

جب اللہ چاہے گا وہ آسمان سے اتریں گے، جنھوں نے ان کے بارے  
 میں یہود و نصاریٰ میں سے کئی بیٹنی کی ان پر دلیل قائم کریں گے۔ حتیٰ کی مدد

کریں گے اور اہل باطل کو جیسا کہ ہمارے نبی پاکؐ نے خبر دی ہے، متادیں گے، ان کے بارے میں صبح اور متواتر احادیث آئی ہیں۔ جن پر ہر زمانے کے مسلمانوں نے اعتقاد رکھا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا۔

”اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسائے علیہ السلام کے اپنے مرنے سے پہلے ضرورتاً تصدیق کر لیتا ہے اور تیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے“

(النساء: ۱۵۹)

## ۳۶۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری

جناب مسیح اپنی کمزوری اور حامیوں کی کمی، یہود کی سخت مخالفت اور ان کی سازش کے باعث اپنا دعوتی کام مکمل نہ کر سکے انھوں نے لوگوں کو خدا حافظ کہا اور اپنے رب کے حکم پر چلے اور لوگوں کو اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی خوشخبری دی جو اس کی تکمیل کریں گے جو انھوں نے شروع کیا اور اسے عام کریں گے جو خود انھوں نے خاص کیا اور ان کی وجہ سے بندوں پر اللہ کی نعمت پوری ہوگی اور اس کی مخلوق پر رحمت قائم ہوگی۔

”اور اسی طرح وہ وقت بھی قابل ذکر ہے، جبکہ عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا

کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے جو پہلے توہرات رآچکی ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں“

(الصفا: ۶)

## ۳۷۔ خالص توحید سے الجھے ہوئے عقیدہ کی طرف

مذہب کی تاریخ کی عجیب و غریب باتوں میں سے جس پر آنکھیں آنسو بہاتی اور دل پگھلتے ہیں وہ یہ کہ مسیح کی دعوت جو خالص توحید، آسان عمدہ دین، جو ہر پیمیدگی اور الجھاؤ، ہر قسم کی تبدیلی اور تاویل سے پاک تھی اور صرف ایک اللہ کی عبادت، اسی سے مانگنے، اسی سے التجا کرنے اور خالص اسی سے محبت رکھنے کی دعوت تھی، وہ الجھے ہوئے عقیدہ اور سمجھ میں نہ آنے والے فلسفہ میں تبدیل ہو گئی۔ ان کے پیروؤں نے اس میں بہت مبالغہ کیا اور انہیں اتنا بڑھایا کہ وہ انسانی حدود سے نکل کر خدائی حدود تک جا پہنچے انہوں نے کہا "مسیح اللہ کا بیٹا ہے"، اور کہا "اللہ نے بیٹا بنایا"، اور کہا "بیشک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے"، انہوں نے ایک ذات جو بے نیاز ہے اور جو خود کسی کی اولاد ہے نہ اس کی اولاد ہے اسے تین ممبروں پر مشتمل ایک خاندان قرار دے دیا ہر ایک ان میں سے خدا ہے، انہوں نے کہا رب، بیٹا اور روح القدس (جبریل) انہوں نے مریم کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا کہ وہ مسیح کی ماں ہیں اور ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو انہیں تقدیس اور عبادت کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا "وہ اللہ کی ماں ہیں"۔ ان کی صورتیں اور صورتیں گرجوں میں عام کر دیں، ان کے سامنے عیسائی بڑی لجاجت سے جھکتے اور دعا کرتے، ندریں ملتے اور جھکتے ہیں، اللہ نے ان کے اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے اور ان کے فعل کی برائی بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

”یسع ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں۔ ان کی والدہ ایک ولی بی بی ہیں، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، دیکھئے تو ہم کیونکر دلائل ان سے بیان کر رہے ہیں، پھر دیکھیے وہ اٹلے کدھر جا رہے ہیں۔ آپ فرمائیے کیا خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تم کو نہ کوئی ضرر پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہنچانے کا، حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں۔“

(المائدہ: ۷۵ - ۷۶)

## ۳۸۔ عیسیٰؑ ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں

انھوں نے دیگر انبیاء کی طرح ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ انجیل میں ان کا قول موجود ہے۔

”اللہ کے لیے لکھا ہوا۔۔۔۔۔ اپنے معبود کو سجدہ کرو اور تمہا سی کی عبادت کرو“

(متی: ۳ - ۱۰)

اور ان کا ایک اور قول بھی ہے ”صرف اپنے معبود کو سجدہ کرو اور اسی ایک کی عبادت کرو“

(لوقا ۴: ۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

”کسی بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور فہم اور نبوت عطا فرمائیں پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے میرے بندے بن جاؤ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر، لیکن کسے گا تم لوگ اللہ والے بن جاؤ بوجہ اس کے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور بوجہ اس کے کہ پڑھتے ہو اور نہ یہ بات بتلاوے گا کہ تم فرشتوں کو اور بنیوں کو رب قرار دے لو، کیا وہ تم کو کفر کی بات بتلاوے

گکا لید اس کے کہ تم مسلمان ہو۔“

(دالِ عمران: ۷۹-۸۰)

## ۳۹۔ قرآن عسیٰ کی دعوت کی تصریح کرتا ہے

قرآن نے نقل کیا ہے اور وہ اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق اور حفاظت کرتا ہے، جناب عیسےؑ کے صاف اور واضح انداز میں خالص توحید اور اس کی طرف دعوت دینے کا اعلان کرتا ہے جس پر کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔

”بے شک وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ عین عسیٰ“ ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بیشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دے گا سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا“

(المائدہ: ۷۲)

## ۴۰۔ ان کی دعوت میں توحید کا مقام

اور پیارے اور بلیغ انداز میں اور سب وہ شخص جو توحید کے مقام اور نبیوں کی سیرت سے واقف ہے اس سے لطف اندوز ہوتا ہے اور جو اللہ کی معرفت اور اس کے سامنے جھکنے اور اس سے ڈرنے کے لیے انہیں ڈھال لگایا۔

”مسیح ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار نہیں کریں گے اور نہ مقرب فرشتے اور جو شخص خدا تاملے کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو خدا تعالیٰ لا ضرر و سب لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں گے پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے اچھے کام کیے ہوں گے تو ان کو ان کا پورا ثواب دیں گے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے عار کیا ہوگا اور تکبر کیا ہوگا تو ان کو سخت دردناک سزا دیں گے اور وہ لوگ کسی غیر اللہ کو اپنا بار اور مددگار نہ پائیں گے“ (النساء: ۱۴۲-۱۴۳)

## ۴۱۔ قیامت کے مناظر میں سے ایک دلکش منظر

قرآن نے اپنی بلاغت اور اعجاز سے قیامت کے مناظر میں سے ایک دلکش منظر کی تصویر کشی کی ہے جناب جیلےؒ اس سے برأت ظاہر کریں گے جو کچھ لوگوں نے ان کے بارے میں اپنی طرف سے کہا اور جیسا ان سے معاملہ کیا، وہ پوری قوت اور سچائی سے اپنی دعوت کی صفائی بیان کریں گے اور اپنی امت کے اس کیس میں غلو کرنے والوں کو بتائیں گے اور یہ کہ وہ تنہا ہی اس جرم کے ذمہ دار ہیں، قرآن پڑھیے اور سوقف کا جلال اور منظر کی عمدگی کا اندازہ لگائیے۔

”اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰؑ ابن مریم کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے مبود قرار دے لو، عیسیٰؑ عرض کریں گے تو توبہ توبہ! میں تو آپ کو دشمن کے سے منترہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا، آپ تو میرے



دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ آپ غیبوں کے جانتے والے ہیں میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا، پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں گے تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف کر دیں گے تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سمجھتے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا، ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔ اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

(سورة المائدہ ۱۱۶ - ۱۲۰)

## ۴۲۔ الجھے ہوئے عقیدہ سے عام بت پرستی کی طرف

مسیحیت کا پرچار کرنے والے از خود لیدر منتقل ہوئے اس لیے کہ انھیں مسیح نے ایسا حکم ہی نہیں دیا تھا انھوں نے خود تصریح کی تھی کہ وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھٹیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں ان میں عرصہ سے بت پرستی راہ پاگلی تھی وہ اس میں ٹھوڈیوں تک ڈوبے ہوئے تھے، یونانی بت پرست تھے، انھوں نے اللہ کی صفات مہمت سے معبودوں کو دے دیں ان کی مودتیں بنا ڈالیں،

ان کے لیے عبادت گاہیں بنالیں، رزق کا انگ خدایے، رحمت کا انگ اور قمر کا انگ، رومی بت پرستی اور خرافات میں غرق تھے، بت پرستی ان کے گوشت اور خون میں مل گئی تھی اور بت پرستی کا ان سے تعلق جسم اور خون کا تھا، روم والے بہت سے معبودوں کی عبادت کرتے تھے جب ان تک عیسائیت پھنچی اور بڑے قسطنطین ۳۰۶ء میں عیسائی ہو گیا وہ نئے دین سے چمٹ گیا اور اس سے بہت قریب ہو گیا اسے حکومت کا سرکاری مذہب قرار دیا۔ مذہب عیسائیت نے رومی تقالید، یونانی فلسفہ اور بت پرستی سے بہت کچھ لے لیا۔ اور آہستہ آہستہ اس کے قریب ہوتا گیا اور نبوی تعلیمات کی اصل مشرقی کشائش اور توحیدی غیرت مفقود ہوتی چل گئی، اس میں بعض منافع داخل ہو گئے انھوں نے اس میں اپنے پرانے عقائد اور بت پرستی کے ذوق کو بھی جگہ دی اس کے ایک نبی دین سامنے آ گیا جس میں عیسائیت اور بت پرستی دونوں کا یکساں امتزاج صاف ظاہر ہوتا ہے اس طرح حملہ آور عیسائیت اس راستے سے ہٹ کر چل پڑی۔ جس پر مسیح چلے تھے اور اس کی دعوت دی تھی اور عیسائیت اس راہی کی طرح ہو گئی جو جان بوجھ کر یا بن جانے راستے سے بھٹک گیا ہوا اور وہ بھی رات میں، ایسا شخص آخر تک پہلے راستہ پر نہیں آ سکتا اور یہ باریک حکمت اور نکتہ صرف وہی جانتا ہے جس نے اس دین کا تائیدی مطالعہ کیا ہوا اللہ نے ان کی گمراہی کا وصف بیان کیا ہے جیسے یہود کا وصف مضمون بیت بیان کیا ہے۔ مسلمانوں کی زبان سے کہا "اصدا الصراط المستقیم" اس میں یورپ کا سانحہ ہے، انسانیت کا سانحہ ہے جس نے ایک عرصہ دراز تک اسے چلایا ہے اور ہر برائی پر اس تسلط کا عمل ہے۔ اور اللہ کے لیے امر ہے پہلے بھی اور بعد بھی۔"